Regd No E.P 67

رجسٹرڈ نمبر ای پی ۶۷

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

ولقد نصرکم اللہ ببدر و انتم اذلۃ

ہفت روزہ

بدر

قادیان

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ
چھ ۔۔ روپے
ششماہی ۵۰-۳
ممالک غیر ۵۰-۷
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۶ || ۱۳ / احسان ۱۳۳۶ ھش ۱۳ / ذیقعدہ ۱۳۷۶ھ ۱۳ / جون ۱۹۵۷ء || نمبر ۲۴

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

قادیان ۱۱ / جون ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو اطلاع اخبار الفضل کے ذریعہ یہاں پہنچی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان دنوں حضور کی طبیعت درد نقرس کی وجہ سے ناساز ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۶ / جون ۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو کل سارا دن بسلسلہ گردن میں درد اور حرارت کی سی کیفیت رہی۔ اور ماتھا تپتا رہا۔

احباب حضرت میاں صاحب ممدوح کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۱۱ / جون ۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی صدارت میں مقامی مجلس خدام الاحمدیہ کا ایک تربیتی جلسہ بعد نماز عشاء مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا جس میں قائد صاحب کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب نے خدام سے خطاب کیا۔

جناب سردار زبیر سنگھ صاحب آئی۔اے۔ایس کا تقرر بطور ہوم سیکرٹری

اطلاع ملی ہے کہ جناب سردار زبیر سنگھ صاحب آئی۔اے۔ایس سابق چیف سیکرٹری پیپسو گورنمنٹ، حکومت پنجاب کے ہوم سیکرٹری مقرر ہوئے ہیں۔

ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کی خدمت میں اس تقرر پر مبارکباد عرض کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان کو ان کے اہم فرائض میں نہایت عمدہ طور پر کامیاب کرے اور ان کے ذریعہ سے صوبہ کا اندرونی انتظام ترقی کرے۔

جناب سردار صاحب موصوف نے پیپسو میں بھی ایڈمنسٹریشن میں شاندار کام کیا ہے۔ اور تمام پبلک کی خدمت بلا لحاظ قوم و مذہب کرنے میں مشہور و ممتاز ہیں۔

خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کو ملک و صوبہ کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق دے۔ آمین۔

ناظر امور عامہ سلسلہ احمدیہ قادیان

انفلوئنزا کی وبا ۔ اور ۔ احباب جماعت

از جناب ناظر صاحب امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان

جیساکہ احباب کو بذریعہ اخبارات اور دیگر ذرائع سے علم ہو چکا ہے۔ کہ آج کل انفلوئنزا کی خطرناک وبا دنیا کے ایک بڑے حصہ میں پھیلی ہوئی ہے اور ہمارے ملک کے کئی حصے اس سے متاثر ہو چکے ہیں۔ بلکہ اب تو دہلی کے دارالحکومت میں اور اس سے ورے پنجاب میں بھی اس کا دامن پھیل چکا ہے

اس موقعہ پر احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ جہاں ڈاکٹری اور طبی ہدایات پر خود عمل پیرا ہوں وہاں اپنے ہمسایوں اور دوسرے لوگوں کو بھی ان ہدایات پر عمل کرنے کی طرف توجہ دلاتے رہیں۔ سرکاری افسران کی طرف سے بھی اس بارہ میں وقتاً فوقتاً ہدایات جاری کی جا رہی ہیں۔ ان کی تعمیل کرنا ضروری ہے

ان پُر خطر وبائی ایام میں احباب کے لئے خدمت خلق کرنے اور خدا تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنے کا زریں موقعہ ہے۔ بالخصوص احمدی ڈاکٹر اور طبیب بہترین رنگ میں مخلوقِ خدا کی خدمت کر سکتے ہیں۔

احباب اس موقعہ پر انسانی ہمدردی کا نمونہ پیش کر کے اپنے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت دیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے من کان فی حاجۃ اخیہ کان اللّٰہ فی حاجتہٖ یعنی جو شخص اپنے کسی بھائی کی ضرورت میں کام آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روائی فرماتا ہے۔

پس جہاں یہ دن بیماری اور تکلیف کے ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل کرنے اور اس کے فضلوں کو پانے کے بھی یہی سے دن بہت ہی سخت اور خوف و خطر والے ہیں پر یہی ہیں دوستو اس یار کے پانے کے دن

اس موقعہ پر احباب خاص طور پر دعاؤں پر بھی زور دیں۔ کیونکہ دعا ہی اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کا حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے اور اس کے ذریعہ عذاب اور ابتلاء سے نجات حاصل ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ احباب کو ہر طرح سے اس مرض اور ہر قسم کی دیگر مصائب اور تکلیف سے محفوظ و مصئون رکھے اور حافظ و ناصر ہو۔

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت

اللہ تعالیٰ رحم کرے انفلوئنزا کی وبا دن بدن دائرہ وسیع کر رہی ہے۔ ہفتہ زیر اشاعت میں سابقہ وبا زدہ علاقوں سے نکل کر دوسرے مقامات میں بھی پھیل رہی ہے۔ اور تازہ خبروں سے پتہ چلا ہے کہ دہلی کے بعد اب پنجاب میں بھی اس کا اثر پہنچ چکا ہے۔ چنانچہ جالندھر، امرتسر، پٹھانکوٹ لدھیانہ میں اس کے چند کیس ہونے کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ حکومت کی طرف سے ہر چند احتیاطی تدابیر اختیار کی جا رہی ہیں تاہم اس کے وسیع پھیلاؤ کو روکنا اس کے بس کا روگ نہیں۔ تاہم اس بات کا تقاضا کیا گیا ہے کہ وقتاً فوقتاً اس موذی مرض کے انسداد و علاج کے لئے بعض ہدایات اخبار میں درج کی جاتی رہیں تا احباب ان پر کاربند ہو کر کسی حد تک اس مصیبت سے بچے رہیں۔ مگر احتیاطی تدابیر کو عمل میں لانے کے بعد سب سے بڑا ہتھیار دعا ہے جسے ہر شخص کو کبھی نہ بھولنا چاہیئے۔ کیونکہ جس خدا کی مخفی حکمتوں سے ایسی وبائیں پھیلتی ہیں اُس کی رحمت و فضل سے امن و سلامتی کے سامان بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسے ہی مواقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی احکام کی روشنی میں جو تعلیم اپنی جماعت کو دے رکھی ہے وہ یہی ہے کہ تمام قسم کے ظاہری اسباب کو کام میں لاتے ہوئے اور ڈاکٹری مشورہ کے مطابق عمل کرنے کے ساتھ خدا کی طرف بھی رجوع کیا جائے تا وہ مصیبت اور تکلیف کی ساعات کو اپنے فضل اور رحم سے جلد گزار دے اور عام مخلوق پر اس کا رحم نازل ہو۔ اگرچہ یہ سب وبائیں اور مصائب انسان ہی کی اپنی بدعملی اور بے راہروی کا نتیجہ ہے۔ مگر اس خدائے بزرگ و برتر کا فضل اور رحم بہت زیادہ وسعت رکھتا ہے جسے جذب کرنے کے لئے بھی انسانوں کا اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہونا لازمی ہے۔ چنانچہ ایسے ہی ایک ہولناک وقت میں رجوع الی اللہ کی ترغیب دیتے ہوئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ؎

کرو توبہ کہ تا ہو جائے رحمت
دکھاؤ جلد تر صدق و انابت
کھڑی ہے سر پہ ایک ایسی ساعت
کہ یاد آ جائے گی جس سے قیامت
مجھے یہ بات مولیٰ نے بتا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

ضروری اعلان

مرمت مقامات مقدسہ کے لئے ماہر تعمیرات کی ضرورت

گذشتہ دو سالوں کے سیلاب اور غیر معمولی بارشوں کے باعث قادیان کے مقاماتِ مقدسہ کو کافی نقصان پہنچا ہے ان کی معمولی مرمت کا کام تو مقامی طور پر جاری ہے۔ لیکن خاص مرمت جو کسی ماہر فن کی نگرانی چاہتی ہے وہ ابھی تک نہیں ہو سکی۔ لہٰذا بذریعہ اعلان ہذا تحریک کی جاتی ہے کہ جو دوست اس کام سے واقف ہوں اور پرانی عمارتوں کا تجربہ رکھتے ہوں اور خصوصاً Under Pinning کے کام سے واقف ہوں اور اس خدمت کے لئے ڈیڑھ دو ماہ دے سکیں۔ وہ فوری طور پر نظارت ہذا کو اطلاع دے کر ممنون فرماویں۔ چونکہ ایسی مرمتیں برسات سے قبل ہونی ضروری ہیں اس لئے فوری توجہ کی ضرورت ہے۔

ناظر بیت المال قادیان

ملک صلاح الدین ایم۔اے پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر سے شائع کیا۔

ہفت روزہ بدر قادیان

مورخہ ۱۲ رجون ۵۸ء

تعلیم کے ساتھ تربیت بھی

اگرچہ ترقی یافتہ ممالک کے مقابل پر ہمارے ملک میں تعلیم یافتہ افراد کی نسبت بہت قلیل ہے۔ تاہم ہر سال ہزاروں کی تعداد میں ہمارے ملک کے نوجوان ابتدائی امتحانات میں شریک ہوتے ہیں۔ اور یہ خوش کن امر ہے کہ ان کی اس تعداد میں ہر سال اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ہمارا ملک تعلیمی لحاظ سے ترقی کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ لیکن خالی تعلیم ہی چنداں مفید نہیں جبتک اس تعلیم کے ساتھ ملک کی ضرورت کے مطابق نوجوانوں میں صحیح تربیت کا مادہ نہ پایا جائے۔ چنانچہ اس بیداری کے ساتھ کچھ ایسے تاریک پہلو سامنے آ رہے ہیں جو کسی صورت میں نظر انداز کئے جانے کے قابل نہیں۔ مثلاً طلبار کا سیاسیات میں زیادہ دلچسپی لینا اور ان میں ڈسپلن کا نہ پایا جانا وغیرہ۔

ہم ہمیشہ سے اس بات کے مؤید رہے ہیں کہ زمانہ طالب علمی میں طلباء کو تعلیم کے سوا کسی غیر متعلق پروگرام میں حصہ نہیں لینا چاہیئے۔ اور اس قیمتی زمانہ میں تو سیاسیات میں الجھ جانا طلبار کے حق میں حد درجہ نقصان رساں ہے۔ اور ان کی آئندہ ترقی میں خوفناک سد راہ ہے۔ اور ہمیں ہر اس ملکی نیتا کی بات بہت ہی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ جو موقعہ ملنے پر ملکی نوجوانوں کو ان ہر دو اہم امور کی طرف توجہ دلائے۔ چنانچہ ہمیں اسی قسم کی رپورٹ مطالعہ کرتے ہوئے قلبی مسرت ہوئی۔ کہ بھارت کے وزیر آبپاشی شری ایس کے پاٹل نے جالندھر میں ایک کالج کے طلباء کو خطاب کرتے ہوئے ان کی توجہ انہیں باتوں کی طرف مبذول کرائی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:۔

"طلبار کو سیاسیات میں حصہ نہیں لینا چاہیئے تاکہ ان کی پڑھائی میں ہرج نہ ہو انہیں پڑھائی کی طرف ہی توجہ دینی چاہیئے۔ ایک قوم کو بنانے کے لئے ڈسپلن سب سے زیادہ ضروری ہے۔ ڈسپلن کی عادت بچپن سے ہی پیدا کی جانی چاہیئے۔ اس سلسلہ میں والدین پر بھی مساوی ذمہ داری عائد ہوتی ہے"

(پرتاپ جالندھر ۵؍۶؍۵۸ء)

اس قسم کے خیالات کا اظہار فیروز پور میں ڈپٹی وزیر خارجہ شریمتی لکشمی مینن نے بھی ایک مقامی کالج کے طلبار کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آپ نے کہا:۔

"محنت کے متعلق ہمارا نقطہ نظر تبدیل ہو جانا چاہیئے۔ آج کے نوجوان نظریاتی ماحول کا اثر قبول کرتے ہیں وہ خوابوں کی دنیا میں رہتے ہیں اور گردو پیش کا جائزہ لئے بغیر روس، چین کی باتیں کرتے ہیں۔ ان کا پاغیانہ دماغ شوگر ملوں کو نذر آتش کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے اور یہ بھول جاتا ہے کہ وہ خود ایک اونس کھانڈ بھی نہیں بنا تے۔

شریمتی مینن نے کہا کہ طلبار اکثر یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ ملکی زندگی میں کیا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ میرا جواب یہ ہے کہ وہ اپنی زندگی کو ڈسپلن میں ڈھالیں"۔

(پرتاپ جالندھر ۱۰؍۶؍۵۸ء)

بہرحال ہمیں اس حقیقت کو کبھی بھی بھلانا نہیں چاہیئے کہ نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہیں۔ جن کی صحیح رنگ میں تعلیم و تربیت ملک و ملت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اور ملک کے ہر بہی خواہ کو اس کی طرف خصوصی توجہ دینے کی از حد ضرورت ہے۔ پس اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارا ملک ترقی کرے اور ہمیشہ اس راہ پر گامزن رہے تو ہمارا فرض ہونا چاہیئے کہ نئی پود کی ایسی ہی تربیت کریں جو ان کا وجود ہر لحاظ سے ملک و ملت کے لئے مفید اور نافع ہو۔

درخواست دعا

راقم بہت عرصہ سے کئی امراض کا شکار ہے جن کی وجہ سے بہت پریشان رہتا ہوں۔ پانچ لڑکیوں کا باپ ہوں کوئی اولاد نرینہ نہیں ہے اسلئے تمام بزرگان سلسلہ حضرت امیر صاحب و درویشان قادیان شریف و دیگر تمام احمدی احباب سے کامل شفا پانے۔ نرینہ اولاد اور دشمنان کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔ خاکسار غلام محمد مدد جماعت احمدیہ شوپیاں کشمیر

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی

مالی سال کے ابتداء میں ضروری ہے

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گذشتہ سال ارشاد فرمایا تھا کہ

"چندہ جلسہ سالانہ شروع سال میں ہی ادا کر دینا چاہیئے تاکہ جلسہ سالانہ کے لئے اجناس و دیگر سامان بروقت خرید لیا جاوے"۔

لیکن اس مد میں ابھی تک بہت کم رقوم آ رہی ہیں۔ لہٰذا تمام مخلصین جماعت کو چاہیئے کہ سیدنا حضرت اقدس کے ارشاد کی تعمیل اور سلسلہ کی ضروریات کے پیش نظر اپنا قدم آگے بڑھائیں۔ اور اپنا چندہ جلسہ سالانہ یکمشت ادا کر کے ایک نیک مثال قائم کریں تا باقی احباب جماعت کو بھی اس چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اگر کوئی دوست یکمشت ادائیگی کا متحمل نہ ہو تو وہ بھی کم از کم تین ماہ کے اندر اندر تین مساوی قسطوں میں چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی کر دے۔ زمیندار احباب بھی اگر کوشش کریں۔ تو اسی فصل پر چندہ سالانہ ادا کر سکتے ہیں۔

تمام عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ ابھی سے چندہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کو احباب جماعت پر واضح کرتے ہوئے اس کی وصولی کے لئے جدوجہد کریں اور ایسے رنگ میں کوشش کریں۔ کہ ماہ جون اور جولائی میں بیشتر رقم وصول ہو جائے اور اگست کے آخر تک ہر جماعت کا چندہ جلسہ سالانہ کا بجٹ سو فیصدی پورا ہو جائے۔ شروع مالی سال میں ادائیگی چندہ جلسہ سالانہ کی خصوصیات مندرجہ ذیل ہیں:۔

(۱) وقت پر روپیہ حاصل ہو جانے سے اجناس سستی مل جاتی ہیں۔ اور وقت پر خریدی جا سکتی ہیں اس طرح خرچ میں کفایت رہتی ہے۔ اور کارکن پریشانی سے بچ جاتے ہیں۔

(۲) جو جماعتیں شروع سال میں چندہ جلسہ سالانہ کی وصولی کی کوشش نہیں کرتیں۔ اور جلسہ سالانہ سے پہلے ہی چندہ جلسہ سالانہ پورا ادا نہیں کر دیتیں۔ انہیں بعد میں اس چندہ کی ادائیگی میں مشکلات پیش آتی ہیں۔

(۳) چندہ جلسہ سالانہ کی بروقت ادائیگی بہت بڑے ثواب کا کام ہے۔ کیونکہ اس کے چندہ سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مہمانوں کی خدمت کی جاتی ہے۔ پس اس نیک کام میں سبقت حاصل کرنے کے لئے کوئی دقیقہ فرو گذاشت نہیں کرنا چاہیئے۔

امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال خاص طور پر اس ذمہ واری کی ادائیگی کی طرف توجہ دے کر فرض شناسی کا ثبوت دیں گے اور عنداللہ ماجور ہوں گے۔ (ناظر بیت المال قادیان)

اڑیسہ کی کانفرنس ملتوی

جماعتہائے احمدیہ اڑیسہ کی کانفرنس کے انعقاد کا اعلان قبل ازیں کیا گیا ہے۔ مگر جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ کی ہدایت کے ماتحت اس کانفرنس کو ملتوی کیا جاتا ہے آئندہ جو تاریخ اس کے لئے مقرر کی جائے گی۔ اس کا اعلان بعد میں کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

خاکسار فضل الرحمٰن نائب امیر پراونشل (اڑیسہ)

خطبہ جمعہ

دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ترجمہ قرآن کریم کا کام جلد مکمل کرنیکی توفیق عطا فرمائے

قرآن کریم معارف کا ایک بڑا بھاری خزانہ ہے اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانیکی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۱۷؍مئی ۱۹۵۷ء بمقام ربوہ

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

عمر اور بیماری کے ساتھ انسان کی کیفیتیں

بدلتی چلی جاتی ہیں مجھے یاد ہے ۱۹۲۲ء میں میں نے سارے رمضان میں درس دیا تھا۔ اگست کا مہینہ تھا۔ اور گرمی بڑی سخت تھی۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ میں ساری رات درس کے نوٹ لکھا کرتا تھا۔ اور صبح روزہ رکھ کر درس دیتا تھا۔ دوپہر کے بعد جب میں باہر نکلتا۔ تو گرمی کی شدت کی وجہ سے حکیم محمد عمر صاحب جو اب بہت بڈھے ہو گئے ہیں مسجد کے کنوئیں سے پانی بھر لاتے اور میرے سر پر ڈالتے اس کے بعد میں پھر واپس جا کر درس دینا شروع کر دیتا۔ ظہر آجاتی عصر آجاتی پھر شام آجاتی میں درس دیتا چلا جاتا۔ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ درس دیتے دیتے روزہ کھل جاتا غرض کوئی بارہ تیرہ گھنٹے ہم درس دیتے تھے۔ تفسیر کبیر کی جو جلد پہلے چھپی تھی۔ وہ اس درس کے نوٹوں کی وجہ سے ہے۔ لیکن اب بیماری کی وجہ سے جسم میں وہ برداشت نہیں رہی۔ پھر عمر کا تقاضا بھی ہے

قرآن کریم کا اردو ترجمہ

بڑا ابھی جاری ہے۔ اور جس کی نظر ثانی ہو چکی تھی۔ اس پر اب نظر ثالث ہو رہی ہے لیکن مجھے ڈر ہے کہ مولوی محمد یعقوب صاحب جنہیں میں ترجمہ ڈکٹیٹ کراتا ہوں۔ اور مولوی نورالحق صاحب مجھ سے نظر ثالث کے بعد نظر رابع بھی کروائیں گے۔ اور نظر رابع کے بعد کہیں گے نظر خامس کر دیجئے۔ پھر نظر خامس بھی ہو جائے گی۔ اور جلسہ سالانہ کے دن قریب آجائیں گے۔ تو کہیں گے۔ نظر سادس بھی کر دیجئے۔ اس کے بعد نظر سابع ہوگی۔ اور مجھے ڈر ہے کہ اس طرح اگلا سال بھی کہیں گذر نہ جائے کیونکہ

نظر ثانی کے وقت

ہم ایک ایک دن میں دو دو سپارے کر لیتے تھے۔ لیکن اب دو دو دن میں ایک سپارہ ختم ہوتا ہے۔ اور اسی طرح نظریں بڑھتی گئیں تو بڑا مشکل ہو جائے گی۔ میں نے انہیں کہا ہے اور تاکید کی ہے کہ وہ کام جلد ہی ختم کرنے دیں۔ ۱۹۳۸ء میں میں نے کسی قدر ترجمہ کر لیا تھا۔ پھر جابہ اور مری میں پچھلے سال باقی ترجمہ ختم کیا اور اسی سال رمضان میں اس کی نظر ثانی شروع کی تھی، جو میں ختم کر لی تھی۔ ان دنوں بعض دفعہ دو دو سپارے ایک دن میں ہو جاتے تھے اگر نظر ثالث بھی اختصار سے ہوتی تو سات دنوں میں چودہ سپارے ختم ہو جانے چاہئیں تھے۔ لیکن ہوئے صرف تین چار سپارے ہیں۔ گو مولوی محمد یعقوب صاحب اور مولوی نورالحق صاحب نے مجھے تسلی دلائی تھی۔ کہ شروع کے پارے نظر ثانی کے وقت بھی مشکل سے ہوئے تھے بعد کے سپارے جلدی ہو گئے تھے۔ اور یہ بات بھی ٹھیک ہے۔ لیکن کہتے ہیں کہ جبتک پیالہ ہونٹوں کو نہ لگ جائے اور پانی پی نہ لیا جائے۔ انسان کو تسلی نہیں ہوتی

مجھے بھی تسلی نہیں ہوتی

ان اگر اگلے سپارے عملاً جلدی ہو جائیں تو دیکھیں گے۔ فی الحال تو یہ صرف وعدہ ہی وعدہ ہے۔ بہرحال ہماری یہ کوشش ہے کہ ستمبر یا اکتوبر میں سارا قرآن کریم چھپ جائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق دے۔ بیچ میں آرام کی ضرورت پیش آجاتی ہے۔ کیونکہ لمبا کام کرنا پڑتا ہے۔ جن دنوں میں ہم نظر ثانی کر رہے تھے ان دنوں بعض اوقات ہمیں ۸۔ ۸۔ ۹۔ ۹ گھنٹے متواتر کام کرنا پڑا۔ اور ان دنوں دو دو سپارے بھی ہو جاتے تھے۔ لیکن عام دنوں میں ایک ایک سپارہ یا ڈیڑھ ڈیڑھ سپارہ ہی ہوتا تھا۔ اور ان دنوں میں بھی ہم چار چار گھنٹے روز کام کرتے تھے اب بھی تین تین گھنٹے روزانہ کام ہوتا رہا ہے

بیماری لمبی ہو جانیکی وجہ سے

قدرتاً کوفت زیادہ ہوتی ہے پہلے اتنی کوفت محسوس نہیں ہوتی تھی۔ مگر اب شدید بیماری کو دو سال کے قریب عرصہ ہو چکا ہے۔ اور چونکہ بیماری زیادہ عرصہ جسم پر طاری رہی ہے۔ اس لئے جلدی کوفت کی وجہ سے جسم گر جاتا ہے بہرحال ہمارا ارادہ یہ ہے کہ چاہے کوفت ہی ہو کام ختم ہو جائے۔ اب بھی بعض اوقات کام کرتے کرتے بیماری کی وجہ سے مدہوش ہو جاتا ہوں۔ اور بعض دفعہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں نیچے گر جاؤں گا سامنے سے مولوی محمد یعقوب صاحب کہہ دیتے ہیں کہ حضور کام بہت زیادہ ہو گیا ہے۔ اب بس کر دیں۔ مگر میں اس بے ہوشی میں بھی کہتا ہوں کہ

کام کرتے چلے جاؤ

چاہے رات کے بارہ بج جائیں۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں توفیق دی۔ تو ہم کام کریں گے۔ باقی چھاپنے والوں کی بات ہے یہ لوگ بھی وقت پر چھاپ دیں۔ اگر انہوں نے اس ترجمہ کو وقت پر نہ چھاپا تو خدا تعالیٰ کے سامنے وہ ذمہ دار ہوں گے ہم ذمہ دار نہیں ہوں گے ہم تو انشاء اللہ واپس جاتے ہی کام میں تیزی پیدا کر دیں گے۔ اور اگلے ہفتہ سے زیادہ کام انہیں بھیجنا شروع کر دیں گے۔ باقی چھاپنا ان کا کام ہے۔ اگر یہ لوگ اس ترجمہ کو وقت پر شائع کر دیں تو امید ہے ستمبر اکتوبر میں کام ختم ہو جائے گا۔ شمس صاحب نے ابھی جو جلد قرآن کریم کے حجم کا اندازہ بتانے کے لئے مجھے دکھائی ہے وہ مجھے بہت بوجھل نظر آتی ہے۔ لیکن بدقسمتی ہے۔ ہمارے ملک کے پاس ایکسچینج نہیں۔ اور ہلکا کاغذ فارن (Foreign) سے ملتا ہے! اور گورنمنٹ اسے امپورٹ کرنیکی اجازت نہیں دیتی۔ اس لئے میں نے کہا ہے چاہے جلد بوجھل ہی ہے۔ لیکن

اس سال ترجمہ چھپ جائے

تا لوگ اس سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیں۔ ورنہ دل میں یہ بوجھ رہتا ہے۔ کہ ابھی کام ختم نہیں ہوا۔ خدا کی قدرت ہے کہ پہلے سپارے ترجمہ کے لحاظ سے بڑے مشکل ہیں۔ اور یہی میں نے پیر منظور محمد صاحب مرحوم کے کہنے پر ۱۹۳۸ء میں کر لئے تھے۔ انہوں نے جب قاعدہ یسرنا القرآن مجھے ہبہ کیا اور اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ اگر میں اردو میں قرآن کریم کا ترجمہ بھی کر دوں تو ۱۰۰ سے یسرنا القرآن کی طرز پر شائع کر دیں گے۔ چنانچہ میں نے اسی وقت کام کرنا شروع کر دیا۔ اور سات آٹھ سپارے مکمل کر لئے اس کے بعد یہ کام رک گیا۔ پچھلے سال جابہ اور مری میں میں نے اس کام کو ختم کیا۔ لیکن دس بارہ ماہ تک اس پر نظر ثانی نہ ہو سکی۔ گذشتہ رمضان میں اس پر نظر ثانی ہوئی اور

اب نظر ثالث ہو رہی ہے

اگر یہ ترجمہ چھپ جائے۔ تو جس قسم کا یہ ترجمہ ہے یہ بات سمجھ میں آتی ہے۔ کہ جتنے ترجمے اس وقت تک ہو چکے ہیں۔ ان سب سے یہ زیادہ مکمل ہے۔ مگر پورا پتہ اسی وقت لگے گا جب تھوڑی عربی جاننے والے لوگ دیکھیں گے۔ جن کے دلوں میں شبہ بھی پیدا ہوا اور وہ دیکھیں کہ ان کا وہ شبہ اس ترجمہ سے دور ہو گیا ہے یا نہیں۔ اگر کسی کو عربی بالکل ہی نہ آتی ہو۔ تو اسے یہ ترجمہ سمجھ نہیں آئے گا۔ کیونکہ اس کے دل میں تو شبہ پیدا ہوگا ہی نہیں۔ اور اگر عربی زیادہ آتی ہو۔ تو پھر بھی اس کو شبہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اسے کوئی شبہ ہوگا۔ تو وہ خود تحقیقات کر کے اس کو دور کرے گا۔ غرض صرف

درمیانی درجہ کا علم رکھنے والا

ہی اس ترجمہ پر جرح کر سکتا ہے نہ میں کر سکتا ہوں اور نہ کوئی اور عالم کر سکتا ہے۔ کیونکہ ہم جو جرح کریں گے وہ ہمارے نزدیک پہلے ہی حل ہے۔ اگر ترجمہ میں کوئی مشکل پیدا ہوگی تو ہمارا عربی کا علم اسے حل کر دے گا۔ اس لئے ہم کوئی رائے قائم نہیں کر سکتے۔ رائے وہی قائم کرے گا جس کو کچھ عربی بھی آتی ہو اور وہ دیکھے کہ جو کچھ عربی میں لکھا گیا ہے۔ وہ ٹھیک ہے یا نہیں۔ اور پھر وہ کوئی بڑا عالم نہ ہو کہ اس کا دماغ خود ہی مشکل حل کر لے۔ مگر بہرحال یہ ترجمہ وقت پر چھپ جائے۔ تو لوگوں کے مختلف گروہ اس پر غور کریں گے اور وہ غور کر کے بیسیوں اعتراضات کریں گے۔ اور پھر جب ہم کو موقعہ ملے گا۔ تو اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دیں گے کیونکہ قرآن شریف

علم کا ایک بڑا بھاری خزانہ ہے

اور اس کے اوپر حاوی ہونا کسی انسان کا کام نہیں۔ کہتے ہیں کوئی سائیس تھا ایک دفعہ اس کے مالک نے جو کوئی نواب زادہ تھا۔ اس سے کہا تم یوں کرو۔ تو وہ کہے سائیسی علم کا ایک دریا ہے تمہیں اس کا علم کیسے حاصل ہو سکتا ہے۔ تو اگر سائیسی کا علم دریا ہے۔ تو قرآن کریم کا علم تو سمندر سے بھی کئی ہزار گنا زیادہ ہوگا۔ خدا تعالیٰ خود فرماتا ہے۔ کہ قرآن کریم میں جو مضامین بیان ہوئے ہیں اگر ساتوں سمندر سیاہی بن

جائیں۔ اور رسالت سمندر اور دریا ان میں ڈال دیئے جائیں تب بھی وہ مضامین ختم نہیں ہوں گے۔ اور پھر ان کو کوئی انسان ترجمہ کے اندر کیسے لا سکتا ہے۔ وہ تو اپنی طرف سے ہی کرے گا۔ کہ

ایک ناقص چیز

پیش کر دے۔ لوگ اس پر اعتراض کرتے جائیں اور اصلاح ہوتی جائے۔ کیونکہ قیامت تک لوگوں کو نئے نئے مضامین سمجھیں گے اور وہ ان کے مطابق قرآن کریم کا ترجمہ کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس طرح زمانہ گذرتا چلا جائے گا۔ لیکن سینکڑوں، لاکھوں، کروڑوں بلکہ اربوں سال میں بھی

قرآن کریم کے معارف ختم نہیں ہوں گے

اس لئے یہ بات تو درست ہے کہ غلط ہے کہ میں کوئی کامل ترجمہ قرآن کریم کا کروں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ کامل وہی ہے۔ جو عربی زبان میں خدا تعالیٰ نے اتارا ہے۔ میں جو ترجمہ کروں گا۔ وہ بہرحال ناقص ہی ہو گا۔ اور جو پہلوں نے جو کچھ کیا ہے وہ بھی ناقص ہے۔ مجھے ان کے تراجم میں نقائص نظر آتے ہیں اور ہزار سال بعد آنے والوں کو میرے ترجمہ میں نقص نظر آئیں گے۔ قرآن کریم کے مقابلہ میں جو کچھ بھی ہو گا وہ ناقص ہی ہو گا۔ یہ کوئی مسیح کے پرندے تھوڑے ہی ہیں جو "رل مل" جائیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ مولویوں کا خیال ہے کہ مسیح علیہ السلام پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ میں نے ایک مولوی سے پوچھا کہ آپ کا خیال ہے کہ مسیح علیہ السلام پرندے پیدا کیا کرتے تھے۔ یہ جو پرندے ہوا میں اڑ رہے ہیں۔ ان میں خدا تعالیٰ کے پرندے کون سے ہیں۔ اور

مسیح علیہ السلام کے بنائے ہوئے پرندے

کون سے ہیں۔ مولوی صاحب پنجابی تھے وہ کہنے لگے "مرزا صاحب! ہن تے او رل مل گئے ہن" یعنی میں آپ کو کیا بتاؤں وہ تو اب مل جل گئے ہیں۔ پس حضرت مسیح علیہ السلام کے پرندے تو "رل مل" جاتے ہیں۔ لیکن خدا تعالیٰ کا کلام "رل مل" نہیں سکتا۔ وہ بہرحال اس بات کا ہر وقت مقتضی رہے گا کہ اس میں سے نئے نئے مضامین نکالے جائیں۔ پس ہم انشاء اللہ کوشش کریں گے۔ کہ

ترجمہ کا کام جلد ختم ہو جائے

چھاپنے والے چھاپنے کی کوشش کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ چاہے تو یہ ترجمہ ستمبر یا اکتوبر میں چھپ جائے گا۔ چھاپنے والوں کے پیسے تو خرچ نہیں ہوں گے۔ اور نہ انہیں محنت کرنی پڑتی ہے۔ ترجمہ بھی ہم کریں گے۔ اور پیسے بھی ہم دیں گے۔ لیکن انہیں مفت میں ثواب مل جائے گا۔ ہزاروں آدمی اسے پڑھیں گے۔ اور اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اتنا آسان ثواب کسے مل سکتا ہے۔ اگر اس کی بھی کوئی ناقدری کرے تو وہ بہت بڑا بدقسمت ہے۔ چاہیئے کہ کیا کاتب اور کیا چھاپنے والے اور کیا منتظم اور پھر کیا وہ لوگ جن کو میں ترجمہ ڈکٹیٹ کرواتا ہوں۔ وہ رات دن ایک کر کے اس کام کو ایک دفعہ پورا کر دیں تا لوگ اس سے فائدہ اٹھانا شروع کر دیں۔ اور ان کے لئے

ثواب کا ایک رستہ کھل جائے

زندگی کا کوئی اعتبار نہیں۔ اگر ترجمہ چھپ جانے سے پہلے کوئی ہم میں سے مر گیا تو وہ ثواب سے محروم ہو جائے گا۔ اگر ترجمہ مکمل ہو جائے اور وہ چھپے نہیں تو چھاپنے والا ثواب سے محروم ہو جائے گا اور اگر وہ چھپ جائے۔ اور لوگ اسے پڑھیں اور اس سے فائدہ اٹھائیں تو قیامت تک ہم لوگوں کے لئے یعنی ترجمہ کرنے والے کے لئے ترجمہ لکھنے والوں کے لئے چھاپنے اور چھپوانے والوں کے لئے ثواب جاری رہے گا۔ تھوڑی سی اور چند ماہ کی محنت کا سوال ہے اس کے بعد قیامت تک ثواب کا رستہ کھلا رہے گا۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ ثواب کا وہ رستہ ضائع نہ ہو۔

درخواست دعا

میرے نانا حضرت غلام قادر صاحب شرقی ننگل جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے ہیں ایک عرصہ سے مرض دردِ شکم میں مبتلا ہیں اگرچہ وہ ایک دیرینہ مرض ہے اور اس کا دورہ وقفہ وقفہ سے ہوتا رہا ہے۔ لیکن اب بہ تقاضائے عمر وہ دائمی ہو گیا ہے اور زیادہ تکلیف دہ ہے۔ لہذا صحابہ کرام اور درویشان قادیان و احباب جماعت کی خدمت میں گذارش ہے آپ اپنے مخصوص اوقات میں نانا صاحب موصوف کی کامل صحت اور درازی عمر کیلئے دردِ دل سے دعا فرما کر مشکور فرماویں۔ خاکسار لطیف اللہ عفی عنہ سکندرآباد

ماہوار رپورٹ کارگذاری دفتر مقامی تبلیغ قادیان

بابت ماہ مئی ۱۹۵۷ء

از مکرم بھائی اللہ دین صاحب انچارج دفتر زیارت بتوسط نظارت دعوت و تبلیغ قادیان

عرصہ زیر رپورٹ میں ۷۸۲ معزز زائرین دفتر ہذا میں برائے زیارت مقامات مقدسہ تشریف لائے۔ جن کو موعود اقوام عالم کی آمد کی اطلاع دیتے ہوئے پیغام حق پہنچایا گیا۔ جسے انہوں نے بہت شوق سے سنا۔ عرصہ زیر رپورٹ میں معزز زائرین کو ان کے مناسب حال اردو۔ انگریزی، ہندی۔ گورمکھی لٹریچر بھی برائے مطالعہ دیا جاتا رہا۔ جس کو وہ خوشی سے قبول کرتے رہے۔ لٹریچر کی مجموعی تعداد ۵۵۰ ہے۔ بعض معزز زائرین اپنی واقفیت کے لئے علاوہ مذہبی اور دینی سوالات کے ہمارے حالات بھی دریافت کرتے ہیں۔ مثلاً آپ کی تعداد شروع سے جبکہ آپ جو یہاں سے گئے ہیں کتنی تھی۔ اور اب کتنی ہے آپ کے گذارے کی کیا صورت ہے وغیرہ وغیرہ۔ جن کے مناسب جوابات ان کو دیئے جاتے رہے۔ بعض یہ دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے موجودہ امام آجکل پاکستان میں کس جگہ مقیم ہیں۔ سب ان کو بتایا جاتا ہے کہ آپ نے ضلع جھنگ میں دریائے چناب کے کنارے زمین خرید کر وہاں اپنا ایک شہر بسایا ہے۔ جس کا نام ربوہ رکھا ہے جو اس وقت بالکل غیر آباد جنگل جہاں نہ پانی ملتا تھا۔ درخت تو کجا وہاں گھاس تک نہ تھی۔ جب وہاں ہمارا پہلا جلسہ سالانہ ہوا۔ اُس وقت صرف پانی پر دس ہزار روپیہ خرچ آ گیا۔ اس کے متعلق آپ نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اگر پانی کی یہی حالت رہی تو بہت تکلیف ہو گی چنانچہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے بذریعہ الہام اس کے متعلق اطلاع دی اور حضور نے فرمایا کہ ہم جب ربوہ سے واپس لاہور آ رہے تھے۔ اس وقت میری زبان پر ایک شعر جاری ہوا۔ جو کہ الہامی تھا ؎

جاتے ہوئے حضور کی تقدیر نے جناب
پاؤں کے نیچے سے میرے پانی بہا دیا

چنانچہ دوسرے جلسہ سالانہ سے قبل جس جگہ آپ کی رہائش کے لئے مکان بنایا جاتا تھا۔ اس علاقہ میں سے جب پانی نکالا گیا۔ تو وہاں سے میٹھا اور ٹھنڈا پانی نکلا۔ جبکہ دوسری جگہوں سے کھاری پانی نکل رہا تھا۔ سو اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانی کی جو تکلیف تھی وہ آپ کی دعا سے دور ہو گئی۔ اب وہاں پر درخت لگ گئے ہیں اور غیر آباد جگہ جو بالکل بنجر تھی آباد ہو گئی ہے اور ایک بڑے شہر کی صورت میں ہر ایک دیکھنے والے کو حیرت میں ڈال رہی ہے۔

اور بعض معزز زائرین اپنے تاثرات کو قلمبند بھی کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان میں سے بعض کے تاثرات حسب ذیل تھے:۔

۱۔ اندرجیت سنگھ صاحب اور برو فیسر ملہوترہ صاحب نے تحریر کیا کہ والا ہم لوگوں نے آج جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان کو دیکھا اور ہم لوگ بہت متاثر ہوئے۔ اور یہاں کے لوگوں کی باہمی محبت اور جماعت کی معاشی ترقی دیکھ کر خوش ہوئے۔ (انگریزی سے ترجمہ)

۲۔ آج میں نے مسجد اور مرکز کو دیکھا۔ اور میں اس سے بہت متاثر ہوا۔ اور مولوی صاحب کے اخلاق نے بہت ہی گرویدہ بنایا۔ میں ان لوگوں کا بہت ہی مشکور ہوں جنہوں نے مجھے مذہب سے واضح طور پر آگاہ کیا۔ اور ساتھ ہی مقدس مقامات کی تشریحات بھی کیں۔ اور میں خاص کر اس بات سے بھی خوش ہوا۔ کہ جو ہمارے قادیانی دوست کتنے تھے وہ میں نے آج یہاں آ کر دیکھا۔ جبکہ میرے پڑھنے کے زمانے میں پسرور کالج میں ساتھی تھے۔ میں ان کے سلوک کا بہت ہی شکر گذار ہوں۔ (انگریزی سے ترجمہ)

دستخط میجر مولا سنگھ باجوہ اہلی محلہ کمبوری دروازہ بٹالہ۔

ان کے علاوہ چند قابل ذکر زائرین مندرجہ ذیل ہیں

۱۔ لالہ کشن چند صاحب ایس۔ ڈی۔ او مع پارٹی۔ گورداسپور۔

۲۔ غلام سرور صاحب (پاکستانی) برادر زادہ سردار بلونت سنگھ صاحب آہلووالیہ صدر کانگرس قادیان

۳۔ ایک زائرہ سردار دیوان سنگھ صاحب نے خواہش کی کہ مجھے درود شریف پڑھنے کا شوق ہے لکھ دیں چنانچہ ان کو درود شریف لکھوا دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ بہتر نتائج پیدا فرماوے۔ آمین۔

آج تک کل آمدہ زائرین کی تعداد ۹۷۱۳۹ ہے۔ اور کل تقسیم کردہ ٹریکٹوں کی تعداد ۱۸۹۱۱ ہے۔

بالآخر اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ جو کارکنان کو بہتر رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق دے اور ان کی زبان میں وہ تاثیر پیدا کرے جس سے سعید روحیں اس کے پسندیدہ دین کو پہچان سکیں۔ آمین۔

سیرت طیبہ کا ایک عظیم پہلو

یعنی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت عائشہ رضؓ سے شادی میں اُمت کو آدھے دین کا سبق

(از مکرم حکیم محمد دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ زیل حیدر آباد دکن)

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل می کشد کہ جا اینجا ست

یوں تو حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا ہر پہلو اپنے اندر کمال رکھتا ہے اور مندرجہ بالا شعر کا حقیقی مصداق ہے۔ مگر خاکسار نے جس پہلو کو اپنے مضمون کے لئے منتخب کیا ہے۔ یہ ضابطہ تزویج کا کامل عملی سبق اپنے اندر رکھتا ہے۔ جس کے عمیق مطالعہ کی ہر فرد بشر کو ضرورت ہے تا وہ متاہل در عائلی زندگی کے راز کو سیرت طیبہ کے اس پہلو پر غور و تدبر کے بعد سمجھ سکے اور اپنی اہلی زندگی کی کامیابی کے لغزش سے محفوظ رہ کر فلاح دارین حاصل کر سکے۔

اسلامی شادی کا تصور

دین اسلام کا خلاصہ (۱) حقوق اللہ اور (۲) حقوق العباد ہے۔ گویا حقوق العباد کے مختلف پہلوؤں پر نہایت وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ مگر قرآن مجید میں بعض آیات ایسی ہیں۔ جو دوسرے حصہ کے سمجھنے کے لئے بمنزلہ اصل الاصول ہیں۔ اس ضابطے کے مدنظر جب ہم حقوق العباد کے لئے مرکزی نقطہ تلاش کرتے ہیں۔ تو وہ میاں بیوی کا رشتہ نظر آتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی جن آیات میں ضابطہ تزویج کا ذکر ہے۔ اُن میں حصول تقویٰ کی غرض سے شادی پر زور دیا گیا ہے۔ اور اس جوڑے کے قیام کے مدنظر جو شادی کی جائے گی اُس سے بقول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نصف دین کی تکمیل ہو گی۔ جیسا کہ حضور صلعم فرماتے ہیں:۔

اِذا تزوج العبد فقد اکمل نصف الدین فلیتق اللہ فی النصف الباقی۔

اس نصف دین سے مراد حقوق العباد کی تکمیل ہے۔

چنانچہ اسی لحاظ سے کامیاب اسلامی شادی نصف دین کے حصول کے مترادف ہے

کیا ہر شادی کا یہی ثمرہ ہوتا ہے

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے صاف فرمایا ہے کہ تمہارا ایک جوڑا پیدا کیا گیا ہے۔ لیکن چونکہ اس کا انتخاب ہمارے ہاتھوں سے ہوتا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ ہم جوڑا منتخب کرنے میں غلطی کر جائیں۔ اسلئے قرآن مجید نے اس لغزش سے بچانے کے لئے اُن اصولوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ جن میں مدنظر رکھ کر انسان صحیح جوڑا پا سکتا ہے۔ قرآن مجید میں خدا تعالیٰ خود ایسی دعا سکھاتے ہیں۔ جس میں ذکر ہے۔ کہ بیوی کیسی ہونی چاہیئے

"ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماماہ
ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاٰخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ...... وغیرہ

دوسری طرف دیگر اہم پہلوؤں کو مدنظر رکھنے کی ہدایات ہیں۔ انہیں مجموعی ہدایات کے مدنظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اور نکاح کرنے والے کو ہدایت فرمائی ہے:۔

(۱) فاظفر بذات الدین تربت یداک

(۲) تزوجو ولوداً وددواً

یعنی (۱) تو دیندار رفیقۂ حیات چن کر اپنی زندگی کو کامیاب بنا ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔

(۲) محبت کرنے والی اور بچے جننے والی عورت سے نکاح کرو۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی عائشہ رضؓ سے دینی غرض سے شادی

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تعلیم اپنی اُمت کو دی۔ اُس تعلیم کے لئے آپ کا اپنا وجود کامل نمونہ ہے۔ آپ کے آئینہ میں ہمیں اپنی شادی کا مطلب بخوبی سمجھ آسکتا ہے۔ کاملین کی سیرت اُن کی تعلیم ہی کے ترازو میں جانچی جاتی ہے اگر پوری اترے تو ان کا کمال ثابت ہے چنانچہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی عمومی طور پر سب شادیوں کے متعلق قرآن مجید نے تصدیق کر دی ہے کہ سب دین کی خاطر تھیں۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

"یاایھا النبی قل لازواجک اِن کنتن تردن الحیٰوۃ الدنیا وزینتھا فتعالین امتعکن واسرحکن سراحاً جمیلاً۔ وان کنتن تردن اللہ ورسولہٗ والدار الاٰخرۃ فان اللہ اعد للمحسنٰت منکن اجراً عظیماً (سورہ احزاب)

یعنی اے نبیؐ تو اپنی بیویوں کو کہ اگر تم دنیا وی زندگی اور اُس کی زیبائش کو چاہتی ہو تو میں تمہیں متاع دیدوں اور اچھی طرح جدا کردوں۔ اور اگر تم اللہ تعالےٰ اور اس کے رسول اور آخرت کی قدر کرنا چاہتی ہو تو اللہ تعالےٰ نے تم میں سے اخلاص کے ساتھ عبادت کرنے والیوں کے لئے بڑا اجر تیار کیا ہے

تاریخ گواہ ہے کہ سب ازواج مطہراتؓ نے دین ہی کو ترجیح دی۔ حضور کی ازواج مطہراتؓ کے عمومی ذکر کے بعد خاکسار حضرت عائشہؓ سے حضور صلعم کے نکاح کے واقعہ کا خاص طور پر ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہے۔ کیونکہ یہ الہامی جوڑا تھا۔ جس کو خدا تعالےٰ نے آپ کے لئے چُنا۔ اور ایسی عمر میں خدا تعالےٰ نے انہیں حضور صلعم کے نکاح میں لایا۔ جس میں دینی تعلیم کا حضور صلعم سے براہ راست حصول نہایت مناسب تھا۔ علاوہ ازیں حضرت خدیجہ رضؓ کے بعد دوسری بیویوں سے زیادہ انہیں حضور صلعم کی صحبت میں رہنے کا موقعہ ملا اور حضور صلعم کے وصال کے بعد بھی دیر تک زندہ رہ کر شادی کی غرض یعنی نصف دین کی تکمیل کا عملی سبق اُمت کو سکھانے کا موجب بنیں۔ واقعہ افک آپ کی زندگی کی وہ قربانی ہے جو قیامت تک طبقۂ نسواں کو آپ کا گرانبار احسان رکھے گا۔ اس واقعہ کے بعد خدا تعالےٰ نے قرآن مجید میں اعلان بریت فرما کر آپ کی صدیقیت پر نہ مٹنے والی شہادت دیدی۔ یہ قربانی میاں بیوی کے تعلقات کی کڑی کو جس حسن ظنی پر قائم ہے۔ ایک کامل ضابطے کے رنگ میں قائم کرانے کا موجب بنیں۔ یہی وہ وجوہات ہیں جو علم الٰہی میں تھیں۔ جن کے باعث اللہ تعالےٰ نے حضور صلعم کے لئے منتخب فرمایا چنانچہ حضور کی یہ شادی نہایت کامیاب ثابت ہوئی۔ حضرت عائشہ رضؓ کے وجود سے اُمت محمدیہ کو بڑے بڑے فائدے پہنچے احادیث کا وہ حصہ جو عورتوں کے مسائل سے تعلق رکھتا ہے زیادہ تر حضرت عائشہ ہی کے اقوال و روایات پر مبنی ہے پھر یہی نہیں بلکہ دینی مسائل میں بھی ان کو ایک خاص مرتبہ حاصل تھا۔ چنانچہ لکھا ہے کان الاکابر من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجعون الیٰ قولھا ویستفتونھا۔ یعنی آنحضرت صلعم کے بڑے بڑے صحابہ رضؓ بھی حضرت عائشہ رضؓ کے قول کی طرف رجوع کرتے اور ان سے فتویٰ پوچھتے تھے" سچ تو یہ ہے کہ آپ کے مناقب کے متعلق جو حضور صلعم کا فرمان ہے کہ آدھا دین ان سے سیکھو۔ یہ دراصل حضور کی تعلیم کے میزان میں آپ کی شادی کے نتائج کا عملی ثبوت ہے اور صحابہ رضؓ اس قول کے مصدق ہیں۔

خاوند اور بیوی کی ایک دوسرے کے متعلق شہادت

اس اصول کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ لا تسئل عن المرء وا سئل عن قرینہ اگر جانچا جائے تو المسلم مراۃ المسلم کی صحیح تفسیر سامنے آجاتی ہے۔ حضرت عائشہ رضؓ حضور صلعم کے اخلاق کے متعلق گواہی دیتی ہیں کہ کان خلقہ القراٰن کہ آپ کے اخلاق قرآن تھے۔ یا بالفاظ دیگر قرآن نے جو انک لعلیٰ خلق عظیم کی جو سند آپ کو دی ہے۔ وہ بالکل درست ہے اور آنحضرت صلعم اپنی شادی کی غایت پوری کرنے والی بیوی یعنی حضرت عائشہ رضؓ کے متعلق گواہی دیتے ہیں۔ کہ نصف دین کی معلمہ ہو چکی ہے۔

حقیقی جوڑا ہی لتسکنوا الیھا کا صحیح مصداق بن سکتا ہے

اللہ تعالےٰ نے قرآن مجید میں جہاں ہر انسان کے لئے جوڑا پیدا فرمانے کا ذکر فرمایا ہے کہ ایسے ہی جوڑے سے جسے کہ اُسی کے لئے پیدا کیا گیا ہو تم دل تسکین اور راحت پا سکو گے اور شادی کی علت بھی یہی تسکین ہے جس کا دوسرا نام آنکھوں کی ٹھنڈک بھی قرآن میں مذکور ہے۔ اور جنت کا مفہوم بھی خدا تعالےٰ نے یہی بیان فرمایا ہے۔ علاوہ ازیں حسنات دنیا میں سے عورت ہی کو آنحضرت صلعم نے پسند فرمایا ہے ولمن خاف مقام ربہٖ جنتٰن میں جو مومن کے لئے دو جنتوں کا وعدہ ہے یعنی ایک اس جہان کا جنت اور ایک دوسرے جہان کا جنت۔ اس جہاں کے جنت کی بڑی علامت یہی ہے کہ پہلے اُس کی مصداق اُس کی بیوی ہو۔ وگرنہ وہ کیا جنت ہوگا۔ کہ نعماء تو حاصل ہوں۔ لیکن گھر کی ملکہ نے گھر کو جہنم کا نمونہ بنا رکھا ہو۔ یہ تو دوزخ در بغل ہوگا۔

حضرت عائشہ رضؓ اس اعتبار سے بھی آنحضرت صلعم کے لئے بمنزلہ جنت تھیں یا بموجب راحت و تسکین تھیں اور سچ تو یہ ہے کہ جب تک ان پاکیزہ تعلقات میں عشق کی سی کیفیت متحقق نہ ہو یہ تعلقات کبھی بھی لتسکنوا الیھا کے (باقی صفحہ پر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات

از مکرم محمد کریم الدین صاحب حیدرآبادی متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

(۲)

توبہ کا حقیقی فلسفہ

آپ نے روحانیت کی ترقی اور گناہوں کے سدِ باب کے لئے ایک بڑا احسان یہ کیا کہ دنیا کے سامنے توبہ کی سچی اور حقیقی فلاسفی پیش کی۔ توبہ ہی ایک ایسی چیز ہے جس کی حقیقت اور اصلیت کو نہ جاننے کی وجہ سے آج دنیا کو ایسے عقائد کے اختراع کی ضرورت پیش آئی جو کہ صریح فطرت کے خلاف ہیں۔ اور بجائے اس کے کہ ایسے عقائد انسان کی نجات کا باعث ہوں الٹا اسے ہلاکت کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ گناہوں پر دلیری بھی بڑھتی جاتی ہے۔ مگر آپ نے توبہ کا دروازہ کھول کر انسان کے نقطۂ نگاہ کو بدل دیا اور ایک طرف گناہوں پر دلیری سے روکا تو دوسری طرف مایوسی اور نا امیدی سے بچایا۔ کیونکہ انسان کی ساری زندگی ہی امید سے وابستہ ہے۔ اور نا امیدی اور مایوسی ہلاکت و تباہی کا موجب ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جب تک کوئی شخص یہ یقین نہیں رکھتا کہ وہ اپنے منزلِ مقصود کو حاصل کر سکتا ہے اس وقت تک اس کے حصول کی پوری کوشش نہیں کر سکتا۔ جو قوم یہ سمجھتی ہے کہ بدیاں ہماری گھٹی میں پڑی ہیں۔ اچھے اخلاق ہم میں پیدا نہیں ہو سکتے۔ وہ اپنے آپ کو اپنے ہاتھوں ہلاک کرتی ہے۔ اس لئے آنحضرت صلعم نے فرمایا:۔

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ

(مسلم بحوالہ مشکوٰۃ۔ مطبوعہ مجتبائی صلاہ)

یعنی جب کوئی شخص کسی قوم کی نسبت یہ کہتا ہے کہ وہ تو اب ہلاک ہو گئی۔ وہ خود اس کو ہلاک کرنے والا ہوتا ہے۔

مطلب یہ کہ کسی کو مایوس نہ کرنا چاہئیے آنحضرت صلعم نے انسانی دماغ سے مایوسی کو دور کر کے اس کے لئے روحانیت اور اعلیٰ اخلاق میں ترقی کرنے کا دروازہ کھول دیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْٓ اَحْسَنِ تَقْوِیْمٍ (التین ع ۱)

یعنی ہم نے انسان کو اعلیٰ سے اعلیٰ طاقتوں سے پیدا کیا۔ اسی طرح فرمایا:۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا۔ (سورۃ الشمس ع ۱) یعنی ہم نفسِ انسانی کو بطور شہادت پیش کرتے ہیں۔ اور اس کی اعلیٰ درجہ کی اور بے عیب پیدائش کو بھی جس میں یہ خاص بات پائی جاتی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے اس میں ایسے مادے پیدا کر دیئے ہیں کہ وہ بدی اور نیکی میں تمیز کر سکتا ہے کیسی عمدہ تعلیم آپ نے پیش کی کہ انسان پاک فطرت لے کر آتا ہے۔ گناہوں میں کس قدر کیوں نہ ملوث ہو جائے۔ چونکہ اس کی فطرت پاک ہے۔ وہ نیکی کی طرف متوجہ ہو کر اس عیب کو دور کر سکتا ہے اس طرح آپ نے انسان کو مایوسی اور نا امیدی سے بچایا

پھر صرف یہ بات بھی کافی نہیں تھی۔ کیونکہ انسان پیدائش کے بعد دنیا میں مختلف دوروں میں سے گزرتا ہے۔ اور اس طرح کئی ایک بدیوں اور گناہوں کا مرتکب ہو جاتا ہے۔ اب اگر توبہ کا راستہ بند ہو تو پھر اس میں مایوسی پیدا ہو جائے گی۔ اور وہ گناہوں میں بڑھتا جائے گا اسی لئے آپ نے اس غرض کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ تعلیم پیش کی کہ تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ تَوْبَةً نَّصُوْحًا کہ تم اللہ تعالےٰ کی طرف سچی توبہ کرو۔ پھر فرمایا تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ اے مومنو! تمہاری فلاح اور کامیابی کا راستہ یہی ہے کہ تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو۔ پھر فرمایا اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ثُمَّ تُوْبُوْٓا اِلَيْهِ کہ اگر تم دنیا میں مختلف دوروں سے گزرنے کی وجہ سے ملوث ہو گئے ہو تو تمہاری کامیابی کا ذریعہ یہ ہے کہ تم اپنے رب اور حقیقی خدا سے بخشش چاہو۔ اور سچی توبہ اختیار کرو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مثالیں دے دے کر لوگوں کو سمجھایا کہ اللہ تعالےٰ ماں باپ سے بھی بڑھ کر مہربان اور رحیم ہے۔ تم نے خواہ کتنا ہی بڑا گناہ کیوں نہ کیا ہو اگر تم خدا تعالےٰ کی طرف رجوع کرو اور سچی توبہ اختیار کرو۔ تو وہ توّاب خدا ضرور تم پر نظرِ رحمت فرمائے گا۔

اس جگہ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اسلام نے توبہ کا دروازہ کھول کر انسان کو گناہ پر دلیر کر دیا ہے۔ کیونکہ جب ایک شخص کو پتہ ہے کہ میرے گناہ بخش دیئے جائیں گے تو وہ گناہ کر کے توبہ کرے گا۔ اس طرح وہ گناہوں میں بڑھتا جائے گا لیکن یہ خیال محض اسلامی تعلیم پر عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ جہاں اسلام نے توبہ کا دروازہ کھولا ہے وہاں اس نے توبہ کے لئے ایسی شرائط بھی مقرر کی ہیں جس سے انسان گناہ کی طرف نہیں جا سکتا۔ اور جب تک ان شرائط کے مطابق توبہ نہ کی جائے وہ سچی اور حقیقی توبہ نہیں کہلاتی اور نہ ہی خدا تعالےٰ ایسی توبہ کو قبول کرتا ہے چنانچہ توبہ کے لئے حسب ذیل شرائط مقرر ہیں:۔

اوّل یہ کہ وہ شخص گناہوں سے قطع تعلق کرے دوئم یہ کہ اپنے اس فعل پر نادم ہو۔ سوئم۔ اس بات کا پختہ عہد اور عزم کرے کہ آئندہ کبھی وہ اس فعل کا مرتکب نہ ہوگا۔ جب یہ تینوں باتیں پائی جائیں تو پھر حقیقی توبہ متصور ہو گی۔ ورنہ محض زبان سے یہ کہنا کہ اے اللہ میرے گناہ معاف کر دے میں توبہ کرتا ہوں توبہ کچھ چیز نہیں بلکہ یہ تینوں باتیں یکدم پیدا نہیں ہو جاتیں۔ بلکہ ان کے لئے مسلسل جدوجہد کی ضرورت ہے۔ ہاں بعض صورتوں میں ایسا ہو بھی جاتا ہے۔ جب کسی عظیم الشان تغیر کے سبب انسان کی زندگی میں ایک غیر معمولی انقلاب آ جاتا ہے۔ بہرحال توبہ کے نتیجہ میں کوئی انسان گناہ پر دلیر نہیں ہو سکتا بلکہ توبہ اصلاح کا حقیقی علاج اور مایوسی کو دور کرتی ہے۔ اور کوشش اور ہمت پر اکساتی ہے وبس

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ کس قدر احسان ہے کہ آپ نے انسان کی طرف سے ہو چکی خطاؤں کے اثر کو دور کرنے کے لئے توبہ کا دروازہ کھول دیا ہے

اس طرح اسلام نے انسان کی ترقی اور اصلاح کے لئے وسیع راستہ پیدا کر دیا اور اس کو مایوسی سے چھڑا کر پھر پاکیزہ زندگی حاصل کرنے کے لئے کمربستہ کیا اس سے معلوم ہوا کہ اسلامی تعلیم عین فطرت اور اعتدال کے راستہ پر مبنی ہے جس کے بغیر گناہ کا پورا پورا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا۔

اخلاق کا سچا فلسفہ اور اس کی اصلاح

اخلاق کی تعریف سمجھنے میں لوگوں کو بہت کچھ دھوکا لگا ہے۔ عام الناس کا یہ خیال ہے کہ محبت۔ عفو اور دلیری وغیرہ اچھے اخلاق ہیں۔ اور غضب سختی اور خوف وغیرہ بُرے اخلاق ہیں۔ حالانکہ یہ بات نہیں ہے۔ یہ تو انسان کے اندر فطری تقاضے ہیں جن کو وہ کرتا ہے۔ ان کو اچھا یا بُرا کہنا درست نہیں۔ نہ محبت وعفو کوئی خلق ہے۔ نہ دلیری وغیرہ اسی طرح غضب سختی اور خوف وغیرہ بھی کسی خلق کا نام نہیں۔ یہ سب انسان کے طبعی تقاضے ہیں۔ بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ ہر ایک حیوان خواہ وہ ناطق ہو یا غیر ناطق کا طبعی تقاضہ ہے۔ کیونکہ یہ سب باتیں جانوروں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ وہ بھی محبت کرتے ہیں۔ عفو کرتے ہیں۔ اور دلیری وغیرہ بھی دکھلاتے ہیں تو ہم یہ نہیں کہیں گے کہ فلاں گائے نے محبت دکھلائی اس لئے وہ بلند اخلاق ہے۔ یا فلاں بکری نے عفو سے کام لیا اس کے اخلاق بڑے اچھے ہیں۔ یا فلاں جانور نے دلیری دکھلائی اس لئے وہ اخلاق فاضلہ کا مالک ہے۔ بلکہ ہم یہی کہیں گے کہ یہ ان کا طبعی تقاضا تھا۔ جب ان باتوں میں انسان اور حیوان برابر ثابت ہوئے تو ہمیں معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ آخر اخلاق کیسے کہتے ہیں۔ اس کی فلاسفی ؛

اسلام نے یہ پیش کی کہ انسان کے اندر جو طبعی اور فطری تقاضے ہیں۔ ان کو عقل اور معرفت کے ماتحت برموقعہ اور برمحل استعمال کرنے کا نام اخلاق ہے۔ کیونکہ یہی خاصیتیں اسے دیگر حیوانات سے ممتاز کرنے والی ہیں اور جب انسان ان کو استعمال کرتا ہے تو بطور حسن خلق اس کو اخلاق کہا جاتا ہے۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ ایک انسان کا فعل بھی طبعی تقاضہ کے ماتحت ہو اور اس وجہ سے وہ اخلاق میں شمار نہ کیا جا سکے۔ چنانچہ بعض لوگ نہایت نرم طبیعت کے ہوتے ہیں ان کے سامنے خواہ کوئی کچھ بھی کرے وہ کچھ نہیں کہتے۔ اور بعض لوگ بالطبع ایسے ہوتے ہیں کہ جب کسی کام کا ارادہ کریں تو وہ اس وقت تک پیچھے نہیں ہٹتے۔ جب تک اس کو پورا نہ کریں۔ اب ان دونوں انسانوں کو یہ نہیں کہا جائے گا کہ یہ نہایت اعلیٰ درجہ کے اخلاق رکھتے ہیں۔ کیونکہ یہ امر ان کی فطرت میں تھا۔ اور اس کے علاوہ انہیں اور کوئی چارہ نہ تھا۔ تو معلوم ہوا کہ اخلاق ان طبعی تقاضوں کو برمحل استعمال کرنے کا نام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق کی اصلاح اور بدی کے سدِ باب اور اس کی اصلاح کے لئے یہ تعلیم پیش کی کہ:۔

"جَزٰٓؤُا سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا فَمَنْ عَفَا وَاَصْلَحَ فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ

(شوریٰ ع ۴) یعنی بدی کا بدلہ اتنا ہی ہے جتنا کہ جرم تھا۔ پھر اگر کوئی شخص کسی کو نقصان پہنچائے اور وہ اس کو معاف کر دے جبکہ اس سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہو یا مدد اس کا نتیجہ فساد نہ ہو۔ تو ایسے شخص کا اجر اللہ تعالےٰ پر ہے۔ دیکھئے طبعاً ہر شخص اس سے کی گئی برائی کا انتقام اور بدلہ لینا چاہتا ہے لیکن اس طبعی تقاضے کو پورا کرنے سے انسانیت اور حیوانیت میں فرق نہیں رہتا۔ اس لئے اخلاق کی اصلاح کے لئے فرمایا کہ دیکھو اگر بدلہ لینے سے ہی اصلاح ہو سکتی ہے تو اتنا ہی بدلہ لو اس سے زیادہ نہیں کیونکہ افراط اور زیادتی سے فساد پھیل سکتا ہے۔ اور اگر دیکھو کہ معاف کرنے میں اصلاح ہے تو موقعہ شناسی سے کام لیتے ہوئے عفو اور درگذر کرو۔ کیونکہ بسا اوقات بدلہ لینے سے کسی شخص کی ایسی اصلاح نہیں ہوتی جیسے معاف کرنے سے۔

الغرض اس چیز کا نام اخلاق فاضلہ ہے کہ انسان اپنے طبعی تقاضوں کو موقعہ اور محل کے مطابق عمل میں لائے اور یہی اخلاق کا سچا فلسفہ ہے جیسے حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا۔ (باقی صفحہ ۔۔۔)

یوم خلافت کی مبارک تقریب پر

اندرون ہند میں مختلف مقامات پر جلسے

(۲)

اودے پور کٹیہار (یو۔پی)

مسجد احمدیہ اودے پور کٹیہار میں آٹھ بجے شب زیر صدارت مکرم عزیز خاں صاحب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد ایک بزرگ دوست نے "خلافت اسلامیہ" کے موضوع پر تقریر کی۔ انہوں نے آیت استخلاف کی رو سے ثابت کیا کہ قرآن پاک جو کہ دائمی صداقتوں سے پُر ہے، اصولی طور پر انبیائے گذشتہ کے بعد ان کی امم میں خلافت کی تصدیق کرتا ہے اور امت مرحومہ میں خلافت کے قیام کی تعلیم دیتا ہے۔ اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ مومنوں کی طرف سے عمل صالح کی شرط پورا کرنے کے ساتھ اُن میں ضرور ضرور خلافت کے نظام کو قائم رکھے گا۔ چنانچہ رسول مقبول کے بعد یہ وعدہ عملی طور پر پورا ہوا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وقت میں منافقوں کے ایک گروہ نے قرآن مجید کی اس صداقت کو مٹانا چاہا۔ مگر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرما کر اس دائمی صداقت پر مہر کردی کہ جو قمیص خدا تعالیٰ نے مجھے پہنائی ہے میں اُسے اتار نہیں سکتا۔ فاضل مقرر نے بیان کیا کہ سورۃ نور میں خلافت کے قیام کو خدا تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے۔ اس لئے کسی کے اختیار میں نہیں کہ وہ کسی خلیفہ کو معزول کر سکے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے وقت منکرین خلافت خوارج کی شکل میں خلافت کے خلاف اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اور اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد خدا تعالیٰ نے اسی خلافت محمدیہ کو احمدیت کے رنگ میں قائم فرمایا۔ آج پیغامیوں نے وہ رستہ اختیار کیا جس پر قرون اولیٰ میں خوارج اور منکرین خلافت عمل پیرا تھے۔ حالانکہ خود چھ سال تک نظام خلافت کو تسلیم کر چکے ہیں۔ مگر اس قسم کے لوگ یاد رکھیں کہ جو اس نظام کو مٹانے کی کوشش کرے گا۔ اسے اس مقدس نظام سے اسی طرح الگ کر دیا جائے گا۔ جیسے دودھ میں سے ایک مکھی

دوسری تقریر خاکسار کی "خلافت نبوت کا ضمیمہ" پر ہوئی۔ خاکسار نے دعائے ابراہیم ربنا وابعث فیھم رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیٰتک کی تلاوت کے بعد اس آیت میں بیان کردہ نبی کے آٹھوں کاموں کی تفصیل بتائی۔ اور بیان کیا کہ جب یہ آٹھوں کام دائمی ہیں۔ تو نبی کے بعد خلیفہ کی ضرورت ہے خلیفہ کے بغیر تزکیہ نفوس اور شریعت کا سکھایا جانا ناممکن ہے اور یہ کام کسی انجمن سے نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی رسالہ الوصیت میں صاف طور پر جماعت احمدیہ میں اس نظام خلافت کے جاری کئے جانے کی بشارت دی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاں حضرت خلیفہ اول کے ہاتھوں خدا تعالیٰ نے احمدیت میں استحکام خلافت کا کام کروایا وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہر دو خلفاء نے نبیوں والے مذکورہ آٹھوں کام کئے۔ خاص طور پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے یہ کام تو نمایاں طور پر نظر آتے ہیں۔ مثلاً تبلیغ کے لئے بیرونی دنیا میں مبلغ بھجوائے۔ اندرون ملک اور بیرونجات میں مساجد تعمیر کروائیں احکام شریعت سکھانے اور ان کی حکمتیں بتانے کے لئے تفاسیر، کتب تصنیف کیں جن سے قومی وعملی ہر لحاظ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کاموں کو مکمل کیا۔ جماعت کی ترقی۔ جماعت کے ایمان و اخلاص کے لئے حضور دعائیں کرتے ہیں۔ اور آپ کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے جماعت میں متعدد ایسے افراد موجود ہیں۔ جو خدا تعالیٰ کے مستحکم تعلق رکھتے اور اُس کی جانب سے رؤیا، وکشوف کی نعمت پاتے ہیں۔ آج مسلمان بحیثیت قوم اتنا کام نہیں کر سکے۔ جس قدر غریب احمدیہ جماعت نے کیا ہے۔ یہ سب کچھ خلافت کی برکت ہے۔ جو اس کے خلاف عقیدہ رکھتا ہے۔ جو احمدیت کا دشمن ہے اس کا انجام آیت استخلاف کی رو سے گھاٹا اٹھانا ہے۔

بعدہ صاحب صدر نے فرمایا۔ کہ نبی کا کام ریلوے لائن کی ایک لائن بچھا دینا ہوتا ہے اور خلیفہ کا کام ریل کے انجن کی طرح قوم کو گھسیٹ کر اسی لائن پر چلاتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچانا ہوتا ہے۔ ۱۰ بجے شب دعا پر یہ مبارک تقریب ختم ہوئی۔

خاکسار خورشید احمد مبلغ سلسلہ

کوٹ پلہ۔ اڑیسہ

جلسہ کی کارروائی زیر صدارت مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ بعد نماز مغرب شروع کی۔ تلاوت قرآن کریم ونظم خوانی کے بعد مکرم جناب منشی عبدالغفار صاحب نائب صدر جماعت احمدیہ کوٹپلہ نے جلسہ کی غرض وغایت پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کے بغیر جماعت کی ترقی ناممکن ہے۔ بعدہٗ مکرم منشی عبدالستار صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ نے اپنی تقریر میں "منکرین خلافت کا فتنہ اور خلیفہ وقت کی اطاعت نہ کرنے سے کس طرح نقصانات اُٹھانے پڑتے ہیں" کے موضوع پر ایک ٹھوس تقریر کی بعدہٗ مکرم جناب مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ انبیاء کرام اور ان کے خلفاء کی اطاعت کے بغیر جماعت کبھی ترقی نہیں کر سکتی انہی لوگوں کی اطاعت کرنے سے ہم لوگ خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکتے ہیں اور ہمارا نام ہمیشہ ہمیش کے لئے زندہ رہے گا۔ جن لوگوں نے ان برگزیدوں کی پیروی نہ کی آج تک وہ بُرے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔ بالآخر دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار

فقیر خاں صدر جماعت احمدیہ کوٹپلہ

پنکال (اڑیسہ)

جماعت احمدیہ پنکال کے صدر صاحب محترم کی زیر صدارت بعد نماز مغرب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد مکرم مولوی محمد عبدالرحمن صاحب نے پہلی تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جسم کے علاج کے لئے خدا تعالیٰ نے ڈاکٹروں، حکیموں کو رکھا ہے اسی طرح روح کی اصلاح کے لئے خدا تعالیٰ نے انبیاء اور خلفاء کو بھیجا کرتا ہے۔ نبی اور خلیفہ کے وجود سے ہی خدا تعالیٰ کا نام دنیا میں روشن ہوتا ہے کوئی انسان نبی اور خلیفہ کی اطاعت کے بغیر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان وجودوں کی قدر کریں اور اُن کے حکموں پر عمل کریں۔ آپ کی تقریر تقریباً پون گھنٹہ تک جاری رہی۔ بعدہٗ ہمارے علاقہ کے مبلغ جناب مولوی سید فضل عمر صاحب کٹکی نے اپنی تقریر میں بتایا کہ انبیاء کا کام خالق اور مخلوق کے رشتہ کو جوڑنا ہوتا ہے۔ مگر نبی چند سال تک توحید کی پرچار کر کے اپنی عمر گذار کر اپنے مولیٰ سے جا ملتے ہیں۔ نبی کے جانے کے بعد خدا تعالیٰ نے اپنے دین کی اشاعت کے لئے خلافت کا سلسلہ قائم کیا ہے تاکہ اُن کے ذریعہ دین کی تکمیل ہو شروع زمانہ سے لے کر آج تک جن لوگوں نے ان برگزیدوں کی اطاعت نہ کی تو اللہ تعالیٰ نے بھی ان لوگوں سے منہ موڑ لیا۔ اور ان لوگوں کو عبرت ناک انجام دیکھنا پڑا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہم لوگوں کا فرض ہے کہ ہم اس عظیم الشان نعمت کی قدر کریں اور ہمیشہ خلافت کے دامن سے وابستہ رہیں۔ کیونکہ خلفاء کی اطاعت کے بغیر انسان خدا تعالیٰ کا قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ بعدہٗ صاحب صدر نے بھی تقریر کی۔ اور بالآخر مکرم مولوی سید فضل عمر صاحب مبلغ نے حضور ایدہ اللہ کی صحت و درازیٔ عمر اور احمدیت کی ترقی کے لئے لمبی دعا کروائی۔ دعا کے بعد جلسہ کی کارروائی ختم ہوئی۔

خاکسار رحمت خاں

سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ پنکال۔ اڑیسہ

آسنور کشمیر

آسنور میں زیر صدارت مکرم مولوی حبیب اللہ صاحب صحابی بعد مغرب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم خوانی کے بعد "اسلام کی نشأۃ ثانیہ اور خلافت علیٰ منہاج النبوۃ کے شاندار ظہور" کے موضوع پر خاکسار نے تقریر کی جس میں سورۃ الفاتحہ اور آیت استخلاف کی تفسیر سے استشہاد کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری زمانہ میں موعودہ خلافت کے شاندار ظہور کا ثبوت بصورت احمدیت پیش کیا گیا۔ اور سورۃ والتین والضحیٰ میں بیان شدہ وعدوں سے اس کے قیام وبقا کی بشارت واضح کی گئی۔ منکرین خلافت کی ریشہ دوانی اور ناکامی ونامرادی کا نقشہ حضرت خلیفہ اول مولانا نور الدین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بے مثال اطاعت گذاری اور وفاشعاری کے واقعات جماعت عالیہ احمدیہ کا بالاتفاق ان کو خلیفہ تسلیم کرنا خلافت ثانیہ کے جلیل اسلامی خدمات کارنامے یورپ۔ افریقہ۔ امریکہ۔ بلاد عربیہ اور انڈونیشیا میں تبلیغی مشنوں اور سینکڑوں اہم مقامات میں مساجد کی تعمیر۔ تفسیر کبیر اور دوسری زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی اشاعت کا ذکر کیا۔ پھر مکرم حکیم مولوی بشیر احمد صاحب معلم مقررہ نظارت تعلیم وتربیت نے برکات خلافت کے موضوع پر سورۃ جمعہ کی ابتدائی آیات کی تلاوت خوش الحانی سے کرتے ہوئے اپنی تقریر شروع فرمائی اور واقعات وناقابل انکار شواہد کی بناء پر موعودہ خلافت کی خصوصی برکات کو پیش کرتے ہوئے پیغامیوں، مستریوں، احراری ناکامی تقسیم ہند کے قیامت خیز طوفان کے موقعہ پر صرف جماعت احمدیہ کی مال وجان وعزت کی حفاظت بلکہ ہزارہا اغیار کی اعانت اور حفاظت کا سامان کرنا۔ مرکز کا تمام رکھنا اور ۱۹۵۳ء کے خطرناک خونیں دور میں سے جماعت کی کشتی کو سلامت گزارنا اور دشمنوں کا گرفتار اور خوار ہونا واضح کیا اسی سلسلہ میں نامراد اور ممنون مبطلون لیڈروں کی فتنہ سازی جو خلافت حضرت کا ریزہ ریزہ ہوکر بالکل فنا ہو گیا۔ آخر میں صاحب صدر نے مختصر تقریر کی

انفلوئنزا

اس کی علامات اور احتیاطی تدابیر

اگرچہ بھارت میں یہ بیماری چنداں خطرناک نوعیت کی نہیں۔ بلکہ نرم نوعیت کی ہے۔ اس سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ تاہم لوگوں کو محتاط رہنا چاہیئے۔

یہ بیماری بعض ایسے جراثیم سے پھیلتی ہے جو انسان کے گلے یا ناک میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ یہ جراثیم اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ عام خوردبین کی مدد سے بھی نہیں دیکھے جا سکتے۔ یہ جراثیم چھینکنے۔ کھانسنے اور بولنے اور تھوکنے سے یا متاثرہ شخص کا تولیہ۔ رومال یا کھانے کے برتن خصوصاً چمچے۔ پیالے اور گلاس وغیرہ استعمال کرنے سے ایک شخص سے دوسروں تک پہنچتے ہیں اور وہاں پر بیماری پیدا کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بیماری سے بچنے کے لئے ضرورت سے زیادہ کھانے و شراب نوشی سے احتراز زیادہ تھکاوٹ سے اجتناب۔ اچھی عام صحت اور کھلی ہوا دار جگہوں پر رہائش رکھنا ضروری ہے بیماری کی علامتیں یہ ہیں۔ زکام اور گلے کی خرابی۔ ہلکا ہلکا پالا محسوس کرنا۔ ٹمپریچر جو کہ چند گھنٹوں میں ۱۰۲ سے ۱۰۴ درجہ فارن ہیٹ تک پہنچ جاتا ہے۔ شدت کا سردرد۔ آنکھوں کے عقبی حصہ میں درد اعضا اور کمر میں درد۔ لرزہ اور کپکپی انتہائی بے چینی اور کمزوری۔ چہرے کا سرخ ہو جانا۔ اور زبان پر مواد کا زیادہ جم جانا۔ جونہی مذکورہ بالا علامتوں میں سے کوئی ایک علامت ظاہر ہو ڈاکٹر سے مشورہ لیا جائے۔ اور انسان آرام کرے۔ اگر ممکن ہو تو گھر میں اسے الگ کمرہ میں رکھا جانا چاہیئے۔ وہ کھانستے۔ باتیں کرتے اور چھینکتے وقت رومال استعمال کرے۔ وہ گھر کے دوسرے افراد کے استعمال میں آنے والے برتن استعمال نہ کرے۔ اس کے کپڑے دھوبی کو دینے سے پیشتر گرم پانی میں ابالے جانے چاہئیں۔ اس کی دیکھ بھال کرنے والے جب اسے اٹھائیں بٹھائیں یا اس کے کپڑوں یا برتن کو چھوئیں یا اٹھائیں۔ انہیں اپنے ہاتھ اچھی طرح سے دھو لینے چاہئیں۔ وہ اگر نہ بر محل کا نقاب اوڑھے رہیں تو اچھا رہے گا۔ اس بیماری کو دور رکھنے کے لئے ان پبلک مقامات پر نہ جایا جائے۔ جہاں بہت بھیڑ رہتی ہو۔ مثلاً سینما۔ ریسٹورنٹ پبلک۔ دایسہ۔ وجلوس و زیادہ بھیڑ والے ریلوے ڈبے اور گلیاں۔ ایسے مقامات سے ہی اس بیماری کے جراثیم دوسروں تک پہنچتے ہیں

پنجاب میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر کا بیان

پنجاب میڈیکل ایسوسی ایشن کے صدر نے نمائندہ پریس کو ایک انٹرویو میں بتایا کہ انفلوائنزا کی بیماری ہوا پانی اور چھونے سے پھیلتی ہے۔ اس کا کیڑا اتنا باریک ہے کہ عام خوردبین سے نہیں دیکھا جا سکتا۔ اس کا پھیلاؤ نہایت تیز ہے۔ ایک مریض سے دوسرے تک بڑی تیزی سے پھیلتا ہے۔ اس کے انسداد کے لئے کوئی موثر راستہ تلاش نہیں ہو سکا۔ انفلوائنزا مریضوں کے لئے یہ لازم ہے کہ وہ گھر پر ہی رہیں باہر بازاروں، محلوں، سیرگاہوں، جلسوں اور کاروباری مرکزوں پر نہ جائیں تاکہ یہ بیماری دوسروں میں نہ پھیل جائے۔ مریض خود صاف ستھرے رہیں اور ان کے مکانات بھی صاف رکھے جائیں۔ مکان دروازے پر چونا چھڑکا جائے۔ گھروں میں بھی آمد و رفت زیادہ نہیں ہونی چاہیئے دروازے، روشندان اور کھڑکیاں کھلی رہنی چاہئیں، مریض کو بیماری کے دنوں میں گھر پر رہنا چاہیئے۔ اس بیماری کا اثر دل و دماغ جگر انتڑیوں وغیرہ پر بھی پڑ سکتا ہے پوری طرح احتیاط نہ کرنے کی صورت میں خطرناک نتائج رونما ہو سکتے ہیں

علامات

صدر پنجاب میڈیکل ایسوسی ایشن کی رائے میں انفلوائنزا کی علامات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ۱۰۰ سے ۱۰۵ ڈگری تک کا بخار ہو جاتا ہے۔

(۲) مریض پر عجیب قسم کی بے چینی۔ غنودگی اور نشہ طاری رہتا ہے۔

(۳) ہاتھ پاؤں اور کمر میں درد محسوس ہوتا ہے اور جوڑوں میں بھی درد اٹھتا ہے۔ (۴) آنکھیں سرخ سی ہو جاتی ہیں، آنکھ اور سر میں ہلکا سا درد رہتا ہے۔

(۵) زکام اور گلے میں خراش۔

(۶) جب یہ بیماری شدید صورت اختیار کرے تو نمونیہ ہو جاتا ہے اور پھیپھڑوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ جب اس طرح کی علامات نمودار ہوں تو ڈاکٹر سے مشورہ کرنا چاہیئے

تندرست آدمیوں کیلئے پیشبندیاں

صدر پنجاب میڈیکل ایسوسی ایشن کی رائے میں تندرست آدمیوں کو اس بیماری کی چھوت چھات سے بچنے کے لئے حسب ذیل تدابیر اختیار کرنی چاہئیں۔

۱۔ مکانات کو صاف ستھرا رکھا جائے

۲۔ پرمیگنیٹ پوٹاش کے ہلکے سے محلول سے غرارے کئے جائیں۔ (۳) مریض کو علیحدہ کمرے میں رکھا جائے۔ ۴۔ تیل۔ کھٹائی مرچ اور شراب کا استعمال بند کر دیا جائے

۵۔ جن جگہوں پر بھیڑ بھاڑ ہو مثلاً سینما گھر تماشہ گاہیں۔ بسیں۔ ریل گاڑیاں تالاب وغیرہ) وہاں جانے سے پرہیز کیا جائے۔

(۶) صاف ستھرے رہو اور زیادہ سے زیادہ وقت کھلی ہوا میں گذارو ان محلوں سے نہ گذرو جہاں انفلوائنزا کے مریض زیر علاج ہوں۔ صدر پنجاب میڈیکل ایسوسی ایشن نے آخر میں کہا کہ ۱۹۱۸ء میں اس بیماری سے کافی اتلاف جان ہوا تھا۔ لیکن اب سائنس کافی ترقی کر چکی ہے۔ اور اسی بیماری کا کامیابی سے علاج کیا جا سکتا ہے۔

(ماخوذ)

نام نہاد حقیقت پسند پارٹی

کی شرانگیزی

لاہور میں بعض مخربین اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے دشمنوں نے "حقیقت پسند پارٹی" کے نام سے ایک دشمن احمدیت پارٹی قائم کی ہے۔ جو سلسلہ کے دشمن اخبارات میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اور سلسلہ کے دیگر اکابرین کے خلاف جھوٹا اور شرانگیز پراپیگنڈا کر رہے ہیں اور ہندوستان کے بعض اخبارات میں بھی مضامین شائع کرا رہے ہیں اور بعض احمدی احباب کو چٹھیاں بھجوا رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو پیدائشی احمدی لکھتے ہیں۔ لیکن احمدیت کی دشمنی اور بغض ان کے ایک ایک فعل اور قول سے عیاں ہے۔

وہی بیہودہ گندے اور بوسیدہ ہتھیار جو اس سے پہلے مستریوں مصریوں اور پیغامیوں نے جماعت کے مقدس امام کے خلاف استعمال کئے اور خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید سے کند اور ناکارہ ہو چکے ہیں۔ یہ عاقبت نا اندیش اور ایمان سے عاری نوجوان آزمانا چاہتے ہیں۔ گو خدا تعالیٰ سلسلہ حقہ اور اس کے مقدس امام اور اللہ تعالیٰ کی اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق تائید کر رہا ہے اور کرتا رہے گا انشاء اللہ لیکن ایسے لوگوں کے جھوٹے پراپیگنڈا کی تردید کے لئے احباب کو ہوشیار اور چوکس رہنا چاہیئے۔ اگر کسی دوست کے پاس اس پارٹی کی طرف سے کوئی اشتہار یا پمفلٹ آئے تو وہ فوراً اس کو نظارت ہذا میں پہنچا دے۔ اسی طرح اگر کسی اخبار میں کوئی مضمون شائع ہو تو اس سے بھی اطلاع دیں۔ نیز اگر کوئی بے خبر یا کمزور ایمان دوست ان کے پراپیگنڈا سے متاثر نظر آئے تو اس کو مناسب رنگ میں حالات سے آگاہ کر کے اصلاح حال کیا جائے۔ اور اگر پھر بھی اصلاح نہ ہو تو مرکز میں اطلاع دی جائے۔

عہدیداران جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت میں ان امور کا خیال رکھیں۔ اور سب احباب دعاؤں پر زور دیں۔ کہ اللہ تعالیٰ جماعت کو خلافتنوں اور ابتلاؤں سے بچائے اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو صحت و سلامتی سے ہمارے سروں پر قائم رکھے۔ اور مقاصد عالیہ میں کامیاب فرمائے۔ آمین

ناظر امور عامہ قادیان

بھارت سیوک سماج کی سالانہ کانفرنس

بٹالہ ۸ رجون۔ بھارت سیوک سماج سالانہ کانفرنس ۲۸ ر ۲۹ ر ۳۰ ر ماہ رواں کو بٹالہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ جس کی تیاری اور دیگر ابتدائی انتظامات کے لئے خالصہ ہائی سکول کے ہال میں جناب سردار گوردیال سنگھ صاحب ڈھلوں سپیکر پنجاب اسمبلی کے زیر صدارت آج ایک جلسہ منعقد ہوا۔ اس جلسہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جناب شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال اور مکرم فضل الٰہی خاں صاحب نے شرکت کی۔ بعد تقاریر ہوئیں چنانچہ جناب سردار جوگندر سنگھ صاحب شانت جنرل سیکرٹری بھارت سیوک سماج نے تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ اس سماج کی بنیاد ۱۹۵۲ء میں پڑی اس میں ہر مذہب اور ہر سیاسی خیال کے لوگ شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اس کا مقصد دیہات سدھار اور ہندوستان کے تعمیری کاموں میں حصہ لینا ہے۔ اس تنظیم کے ماتحت خدمت وطن کا کام وسیع پیمانے پر کیا جا رہا ہے۔ ایک اور مقرر نے

[illegible] مذکور [illegible] ابھی ۲۰ ہزار سادھو اس تنظیم کے ماتحت جمع ہو کر سیوا دیں گے۔ جناب پنڈت گورکھ ناتھ صاحب ایم ایل اے صدر ضلع کانگرس نے اپنی تقریر میں بتایا کہ بھارت سیوک سماج کا کام آئندہ پنج سالہ منصوبہ کا ایک لازمی حصہ ہے جس میں حصہ لیکر ہم نے ملک کی ترقی کے کاموں کو کامیاب بنانا ہے۔ اس طرح ہماری تمدنی اور اقتصادی مشکلات کا علاج ہو سکتا ہے۔ (نامہ نگار)

نائیجیریا میں اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو اور حیران کن ترقی پر

عیسائی پادریوں کی طرف سے انتہائی تشویش اور گھبراہٹ کا اظہار

جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ مبلغین اسلام کی کامیاب تبلیغی جدّوجہد اور اس کے شاندار نتائج

لیگس (نائیجیریا مغربی افریقہ) جماعت احمدیہ کے ایثار پیشہ مبلغین اسلام کی کامیاب تبلیغی جدوجہد کے نتیجہ میں مغربی افریقہ کے دور دراز علاقوں میں اسلام جس سرعت سے پھیل رہا ہے۔ اور جس تیز رفتاری سے لوگ عیسائیت کو خیر باد کہہ کر اسلام کی آغوش میں آ رہے ہیں اس کا اندازہ نائیجیریا کے عیسائی پادریوں کی اس نمائندہ کانفرنس کی روئداد سے لگایا جا سکتا ہے۔ جو حال ہی میں لیگس کے مقام پر وہاں منعقد ہوئی تھی۔ لیگس کے مشہور انگریزی اخبار "ڈیلی ٹائمز" مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۵۷ء کی اطلاع کے مطابق اس میں مغربی نائیجیریا کے نامی پادریوں نے اس امر پر انتہائی تشویش اور گھبراہٹ کا اظہار کیا کہ نائیجیریا میں اسلام بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہا ہے۔ ان پادریوں نے اپنی تقریروں میں اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ نائیجیریا میں اسلام کی یہ فتوحات عیسائیت کے لئے زبردست خطرہ ہیں۔ ڈیلی ٹائمز نے اپنی ۱۸ مئی کی اشاعت میں عیسائی پادریوں کی اس کانفرنس کی رپورٹ اپنے صفحہ اول پر شہ سرخیوں کے ساتھ نہایت نمایاں طور پر شائع کی ہے۔ چنانچہ اس نے حسب ذیل پانچ کالمی سرخیوں کے ساتھ اس خبر کو اپنے صفحہ اول پر یوں نمایاں کیا ہے:-

Anglicans alarmed by Spread of Islam
Synod seeks campaign against 'intrusion'

یعنی "اسلام کی روز افزوں ترقی پر عیسائی پادریوں کی طرف سے تشویش کا اظہار"

"اسلام کی اس یورش کے خلاف مہم چلانے کی تحریک"

اخبار مذکور نے مزید لکھا ہے کہ کانفرنس میں عیسائی پادریوں نے اپنی تقریروں میں اسلام کی ترقی پر شدید خدشہ کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اسلام کی اس بڑھتی ہوئی رَو کے نتیجہ میں عیسائیوں کے حوصلے پست ہو رہے ہیں اور اپنے معتقدات کے بارے میں ان کا یقین اور ایمان متزلزل ہوتا جا رہا ہے۔ کانفرنس میں اسلام کی بڑھتی ہوئی رَو کو روکنے کے لئے ایک چار نکاتی پروگرام منظور کیا گیا جو یہ ہے

(۱) سارے نائیجیریا میں بائیبل پڑھانے کے نظام کو زیادہ مؤثر اور وسیع بنایا جائے۔

(۲) ایسے عیسائی ماہرین جو اسلام پر سند مانے جاتے ہیں انہیں دعوت دی جائے۔ اور وہ لیکچروں اور درس و تدریس کے ذریعہ عیسائیوں کو اسلام کی حقیقت سے آگاہ کریں۔

(۳) ہر چرچ اپنے زیر اثر علاقے میں ہفتہ وار پبلک اجتماعات کا انتظام کرے۔ جن میں "اسلام کی خامیاں" لوگوں پر واضح کی جائیں۔

(۴) انجیل کی تعلیم پر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ شائع کئے جائیں اور انہیں وسیع پیمانے پر پھیلایا جائے۔

ویسٹ افریقن احمدیہ نیوز ایجنسی کی اطلاع کے مطابق نائیجیریا میں احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم جناب سیفی صاحب نے اپنے ایک پریس بیان میں عیسائی پادریوں کی اس کانفرنس (Anglican Synod) پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے یہ جماعت احمدیہ کی کامیاب تبلیغی جدوجہد کا ردّ عمل ہے آپ نے اپنے بیان میں مزید فرمایا۔ پادری صاحبان نے عیسائیت کی ناکامی کی جو وجوہ بیان کی ہیں ان میں اصل حقیقت کو چھپانے کی کوشش کی گئی ہے۔ اصل وجہ یہ ہے کہ لوگ اس ناقابل عمل ضابطۂ حیات سے تنگ آ چکے ہیں۔ جو عیسائیت ان کے سامنے پیش کرتی ہے۔ وہ ایک ایسے ضابطۂ حیات کے متلاشی ہیں کہ جو قابل عمل ہو اور جس کی مدد سے ان کی مشکلات حل ہو رہی ہوں۔ ظاہر ہے اس لحاظ سے صرف اور صرف اسلام ہی ان کی اس ضرورت کو پورا کر سکتا ہے۔ مکرم جناب رئیس التبلیغ صاحب نے مزید فرمایا ہم اپنی جدوجہد کو اور زیادہ تیز کر رہے ہیں۔ ہماری خواہش اور کوشش یہ ہے کہ ہم اپنی زندگی میں ہی اس عظیم ملک کو اسلام کی آغوش میں آتے دیکھ لیں یعنی ملک کی تمام آبادی حلقہ بگوش اسلام ہو جائے۔ ہمارا حی و قیوم خدا جس پر ایک دن کے لئے بھی ہم

م کبھی موت نہیں آئی۔ اس کام میں ہماری مدد کرے گا۔ اس کی مدد اور اس کی نصرت پر انحصار رکھتے ہوئے ہمیں کامل یقین ہے کہ ہم اپنے اس مقصد میں ضرور کامیاب ہوں گے انشاء اللہ۔

مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اور اخبار کا اجراء

وہاں کے بااثر اور کثیر الاشاعت اخباروں میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر

نیروبی (بذریعہ ڈاک) جماعت احمدیہ مشرقی افریقہ کی طرف سے حال ہی میں انگریزی کا ایک ماہوار رسالہ "ایسٹ افریقن ٹائمز" (East African Times) کے نام سے جاری کیا گیا ہے جسے عنقریب ہفتہ وار اخبار میں تبدیل کر دیا جائے گا۔ وہاں احمدیہ مشن کی طرف سے سواحیلی زبان میں پہلے ہی ایک اخبار شائع ہو رہا ہے۔ ایسٹ افریقن ٹائمز کے پہلے شمارے کا وہاں کے بااثر اور کثیر الاشاعت اخبارات نے خیر مقدم کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کی تبشیری سرگرمیوں اور تبلیغی مساعی کا نہایت اچھے الفاظ میں ذکر کیا ہے۔ پہلے شمارہ میں مشرقی افریقہ کے رئیس التبلیغ مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب کا ایک پیغام بھی درج تھا۔ چنانچہ نیروبی کے ایک نہایت ہی بااثر اور کثیر الاشاعت اخبار "ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ" (East African Standard) نے ۸ مئی ۱۹۵۷ء کی اشاعت میں نہایت نمایاں عنوانات کے ماتحت جماعت کے نئے اخبار "ایسٹ افریقن ٹائمز" کا ذکر کرتے ہوئے مکرم شیخ صاحب موصوف کے پیغام کا تفصیل کے ساتھ ذکر کیا۔ نیز مکرم شیخ صاحب موصوف کا فوٹو شائع کرنے کے علاوہ جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں پر بھی روشنی ڈالی۔ اخبار مذکور کے نوٹ کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"آجکل افریقہ میں نیشنلزم کی رَو بڑھ رہی ہے لیکن اگر قومیت اور وطنیت کے اس جذبے کی آڑ میں جو فی ذاتہ کوئی بُری چیز نہیں ہے۔ نفرت انتقام اور ضد کے مذموم جذبہ کو پروان چڑھانے کی اجازت دی گئی۔ یا اسے کمیونزم کے آلۂ کار کے طور پر استعمال کیا گیا۔ تو یہ نفع اور بھلائی کی بجائے نقصان پر بھی منتج ہو سکتا ہے ــــ ان خیالات کا اظہار مولانا شیخ مبارک احمد صاحب نے ایک پیغام میں کیا ہے جو نئے ماہوار رسالے "ایسٹ افریقن ٹائمز" کے پہلے شمارے میں شائع ہوا ہے۔ یہ نیا اخبار احمدیہ مشن نیروبی کی طرف سے حال ہی میں جاری کیا گیا ہے۔ مولانا صاحب موصوف مشرقی افریقہ کی احمدیہ مسلم جماعت کے رئیس التبلیغ اور امیر ہیں۔ انہوں نے اپنے پیغام میں افریقہ کی مختلف حکومتوں اور ذمہ دار اقوام سے اپیل کی ہے کہ وہ وقت کی نبض کو پہچانیں اور افریقی باشندوں کی سیاسی اقتصادی اور تعلیمی ترقی کے لئے زیادہ فراخدلی اور ہمدردی کے ساتھ کوشش کریں۔ آپ نے مزید کہا ہے کہ نو وارد قوموں کے افراد اور مقامی باشندے باہم ایک دوسرے کے اس حد تک محتاج ہیں کہ ان کے باہمی تعاون اور باہمی خیر سگالی کے بغیر ترقی محال ہی نہیں ناممکن ہے۔

مولانا موصوف ۲۲ سال سے افریقی لوگوں میں کام کر رہے ہیں "ایسٹ افریقن ٹائمز" آپ کی ہی زیر نگرانی شائع ہو رہا ہے آپ اسے عنقریب ایک ہفت روزہ اخبار میں تبدیل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ یہ اخبار خالصۃً خدمت اسلام کے لئے وقف ہے

مشرقی افریقہ کا احمدیہ مشن جماعت احمدیہ کے ان پچاس مشنوں میں سے ایک ہے جو دنیا کے دور دراز علاقوں میں پھیلے ہوئے ہیں۔ گذشتہ سال اس نے تبلیغی مہم کے سلسلہ میں انگریزی اور مقامی زبانوں میں قریباً ۲۰ لاکھ صفحات شائع کئے۔ حال ہی میں دار السلام میں مشن کی طرف سے ایک نئی مسجد کا افتتاح عمل میں آیا ہے"

(روزنامہ ایسٹ افریقن سٹینڈرڈ نیروبی مورخہ ۸ مئی ۵۷ء)

☆ ☆ ☆ ☆

بدر۔ ان رپورٹوں کے مطالعہ کے بعد ہم قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ــــ سمجھ لیں کہ اس درخت کے لوگ ہی بطور ثمر پائیں جس کے شیریں پھل ان خوش کن خبروں کے ضمن میں دکھائی دیتے ہیں! فھل من مدّکر!!

سیرتِ طیبہ کا ایک عظیم پہلو

(بقیہ صفحہ نمبر ۵)

صحیح مصداق ثابت نہیں ہو سکتے۔ حدیث میں کیا ہی کھلا اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ آنحضرت صلعم اور حضرت عائشہ رضہ کے تعلقات میں بھی یہی کیفیت بدرجہ اتم موجود تھی۔ چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس سوال کے جواب میں کہ "ای الناس احب الیکم" حضرت عائشہ رضہ ہی کا نام لیتے ہیں اور مردوں میں سے اُن کے باپ کا۔

حقوق زوجیت۔ حقوق العباد اور حقوق اللہ کا گہرا رابطہ

حقوق زوجیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تقویٰ کی جانچ کے لئے کسوٹی ٹھہرایا ہے۔ اس سے پتہ چل سکتا ہے کہ کوئی شخص کس پایہ کا انسان ہے۔ جیسا کہ حضور صلعم فرماتے ہیں "خیرکم خیرکم لاھلہ وانا خیرکم لاھلی۔ یعنی تم میں سے بہتر انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم کہ تم میں سے زیادہ قابل تکریم وہ ہے جو تقویٰ میں بڑھ کر ہے۔ ان دونوں کی تطبیق سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ ——— خیرکم خیرکم لاھلہ گویا ان اکرمکم عند اللہ اتقٰکم کی تفسیر ہے یعنی بیوی سے بہترین سلوک کرنے والا ہی دراصل عند اللہ اکرم الناس ہے۔

صحابہؓ پر حضور صلعم کے پاک نمونہ کا رنگ

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول اور فعل سے امت محمدیہ کے سامنے کامیاب شادی کے اصول بھی بیان فرما دیئے اور خود ایسی شادی کر کے بھی دکھلا دی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ صحابہ رضہ جو آپ کے اشاروں پر چلنے کے لئے مستعد رہتے تھے۔ اُنہوں نے اپنی زندگیوں کو اس نمونہ میں ڈھالا اور حضور صلعم کے رنگ میں رنگین ہوئے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ اس زمانہ میں بڑے سے بڑے معزز گھرانے سے شادی۔ مال خوبصورتی۔ حسب نسب پر موقوف نہ تھی۔ جیسا کہ آنحضرت صلعم کی دختر نیک اختر حضرت فاطمہ رضہ کی حضرت رضہ علی رضہ سے شادی اس نمونہ کی بہترین مثال ہے زیادہ ذکر موجب طوالت ہوگا۔ اس وقت تمام اسلامی دنیا میں دین کو ترجیح دی گئی۔ چنانچہ حضور صلعم کے اس فرمان پر کہ "فاظفر بذات الدین تربت یداک" سب سے پہلے صحابہ رضہ نے عمل کیا۔ چنانچہ انہوں نے بارگاہ رب العزت سے خلعت۔ صد آفرین باالفاظ رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ پائی۔ اور جو برکت آنحضرت صلعم کی تعلیم پر چل کر انہوں نے پائی۔ وہ اپنی نظیر نہیں رکھتی۔ اللہ تعالےٰ نے ان کو نہ مٹنے والی تاریخ میں جگہ بخشی۔ اور انہیں افق پر چمکایا۔ اور کوئی نہیں جو اُن کی اس دستار فضیلت کو قیامت تک ان سے چھین سکے۔ سچ سچ جیسا کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا۔ کہ حضرت عائشہ رضہ سے آدھا دین سیکھو۔ اُنہوں نے علاوہ حضرت عائشہ رضہ سے علمی استفادہ کرنے کے اس حکم کے فلسفے کو بھی سمجھا کہ حضور صلعم کی اس شادی کو آئیڈیل بنا کر ہم قیامت تک اپنی شادیوں کو کامیاب بناتے چلے جاویں۔ اور زمین کے نقد جنت کو پا کر دنیا میں چلے جاویں۔ دراصل عوام نے اسلامی فلسفہ تزویج کا بنظر غائر مطالعہ نہیں کیا۔ میاں بیوی کے رشتہ میں ہی تو انتخاب کرنا پڑتا ہے۔ باقی رشتے تو بچے بنتے ہی مل جاتے ہیں۔ اسی لئے یہی رشتہ مرکزی نقطہ ہے۔ جس پر گھر کے ارضی و سماوی روحانی فضا تیار رہتی ہے یا ارضی جنت بنتی ہے اسی رشتہ کے لئے خدائی رہنمائی کی ضرورت تھی۔ جسے آنحضرت صلعم نے دنیا کے سامنے پیش فرمایا۔

دور حاضرہ کی شادیوں کے ناکام ہونیکی وجہ اور اس کا مداوا

باجز احمدیوں کے سوا۔ اس زمانہ میں لوگ عام طور پر شکوہ کرتے ہیں کہ گھروں کا امن برباد ہے۔ حقوق العباد کی عمارت متزلزل ہے۔ میاں بیوی۔ باپ بیٹے ساس۔ بہو۔ غرضیکہ وہی گھر جو شادی کے معاملہ میں دین کو ترجیح دینے کے نتیجہ میں جنت بنا تھا۔ وہ اس زمانہ میں دین کو ترجیح نہ دینے کی وجہ سے جہنم بنا ہوا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا تھا کہ شادی کے معاملہ میں جو دین کو ترجیح نہ دیں گے۔ اُن کے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہینگے۔ یہ پیشگوئی نہایت صفائی سے ہم نے پوری ہوتی دیکھ لی ہے ۱۴۰۰ سالہ تاریخ بھی اس کی گواہ ہے۔ ہمارے زمانہ میں گھر گھر میں یہی ماتم اس کی صداقت پر شاہد ناطق ہے۔

کاش! کہ دنیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عائشہ رضہ سے شادی کے اُسوہ کامل سے سبق حاصل کرے تاکہ گھر جو ماتم کدے بن چکے ہیں۔ وہ پھر رشک چمن نظر آنے لگیں۔ آج کل کے ماحول میں احمدی گھرانوں کو اپنی ذمہ داری سمجھنی چاہیئے۔ کیونکہ اس زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے ان کے ذریعہ پھر دوبارہ شریعت قائم فرمائی۔ اور دین کو زندہ فرمانے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو نیک توفیق عطا فرمائے۔ اللھم۔ آمین

وآخر دعوانا الحمد للہ رب العٰلمین

جلسہ سیرت النبیؐ حیدرآباد و سکندرآباد

مورخہ ۲۶ رمئی ۱۹۵۷ء بروز اتوار بعد نماز مغرب احمدیہ جوبلی ہال یہ جلسہ زیر صدارت محترم سیٹھ عبد اللہ علاؤ الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ منعقد ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر سیٹھ علی محمد صاحب ایم۔ اے کی ہوئی جس میں آپ نے حدیث سے سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ دوسری تقریر مولوی عبد القادر صاحب صدیقی نے فرمائی۔ جس میں غیر مسلم اکابرین کے بانی اسلام کے شان میں خراج عقیدت کا ذکر تھا۔ تیسری تقریر مکرم مولوی سراج الحق صاحب مبلغ نے فرمائی۔ آپ نے موجودہ زمانے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم پر روشنی ڈالی۔

اس کے بعد مکرم ثانی صاحب نے اپنا کلام سنایا۔ آخری تقریر مکرم مولوی حکیم محمد الدین صاحب مبلغ سلسلہ نے فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلعم کے ذریعہ حقوق زوجیت کے قیام اور حضور کی شالی و ملی زندگی پر روشنی ڈالی جلسہ میں غیر احمدی معززین و خواتین نے بھی شرکت فرمائی۔ آخر میں خاکسار نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور صاحب صدر نے دعا پر جلسہ کے برخواستہ ہونیکا اعلان فرمایا

نوٹ:۔ اس جلسہ کی تاریخ مرکز نے ان ایام میں مقرر کی تھی جب کہ ہمیں سالانہ جلسے حیدرآباد سے پوری فراغت نہیں ملی تھی۔ چنانچہ یہ جلسہ اب کروایا گیا۔ اس کے لئے پورے اہتمام کے ساتھ پوسٹر، ہینڈ بل چھپوائے گئے۔ اور لوگوں کے نام دعوت نامے جاری کئے گئے اور جلسے میں ہر دو جماعتوں کی حاضری کے علاوہ غیر احمدی احباب بھی شریک تھے۔ جلسے میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔

خاکسار

محمد عبد الحی احمدی سیکرٹری تبلیغ

حیدرآباد۔ دکن۔

بھاگلپور میں جلسہ یوم خلافت

محترم مولوی بشیر احمد صاحب نے تلاوت قرآن فرمائی۔ اس کے بعد درثمین سے ایک نظم پڑھی گئی۔ ایک بچے نے بدر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس سنایا۔

مولوی عبد الحق صاحب مبلغ بہار نے قریب ایک گھنٹہ تک خلافت کے فوائد اور اس کے نہ ہونے سے کیا نقصان ہیں پر روشنی ڈالی۔

خاکسار

محمد یونس پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ

بھاگلپور (بہار)

اعلانات نکاح و درخواست دعا

مکرم مولوی سید غلام الدین صاحب بی۔ اے کی بڑی صاحبزادی سماۃ صبرۃ النساء کا نکاح میرے بڑے لڑکے میاں بشیر احمد سے بعوض مہر مبلغ اٹھارہ سو روپیہ اور مکرم سید صاحب موصوف کی چھوٹی صاحبزادی سماۃ مقتدرۃ النساء کا نکاح خانصاحب مولوی نور محمد صاحب مرحوم کے چھوٹے صاحبزادے میاں غلام احمد مجید سے بعوض اٹھارہ سو روپیہ مہر پر ۲۲ رمئی ۵۷ء بروز چہارشنبہ مکرم مولوی سید محمد احمد صاحب پراونشل امیر بہار نے اور میری بچی سماۃ نعیمۃ النساء کا رخصتانہ ۲۴ رمئی بروز جمعہ عمل میں آیا۔

جماعت کے دوستوں اور بزرگوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ان شادیوں کو مبارک کرے

خاکسار فضل الرحمٰن منعم نائب امیر پراونشل

درخواست دعا

گذارش ہے کہ میرا لڑکا محمد انوار الحق و برادر زادہ محمد اختر الحق آئندہ جولائی پہلی تاریخ تک میٹرک امتحان میں شامل ہونے والے ہیں۔ صحابہ کرام اور درویشان صاحبان سے ہم خصوصاً اور احباب نظارت سے عموماً درخواست ہے کہ میرے دونوں بچے نمایاں کامیابی کے لئے ضرور دعا فرمائیں۔ خاکسار ماسٹر قمر علی احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سمبلپور۔ اڑیسہ۔

بقایادار احباب فوری توجہ فرمائیں

پیشتر ازیں جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان مال کو ان کی جماعتوں کے سابقہ بقایا اور سال رواں کے بجٹ لازمی چندہ جات سے اطلاع بھجوائی جا چکی ہے۔ ہر جماعت اپنا حساب دیکھ کر یہ معلوم کر سکتی ہے کہ وہاں کے احباب نے گذشتہ مالی سال میں کس حد تک اپنی مالی ذمہ داری کو ادا کیا ہے اور اس میں کس قدر کمی ہے متعدد جماعتوں کے بقایا داروں کے نام ادائیگی بقایا کے لئے انفرادی تحریک بھی دفتر ہذا کی طرف سے ارسال کی جا چکی ہے۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ بقایادار احباب اپنے اپنے حساب کا جائزہ لیتے ہوئے ابھی سے اسبات کا تہیہ کریں کہ وہ موجودہ مالی سال کا چندہ باقاعدہ ادا کرتے ہوئے اس کے ساتھ ساتھ گذشتہ بقایا کی ادائیگی بھی زیادہ سے زیادہ قسط میں شروع کر دیں تاکہ موجودہ مالی سال کے ختم ہونے سے قبل ان کی ذمہ کے چندوں کا حساب بے باق ہو سکے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چھ ماہ سے زائد کے بقایا دار کو اپنی جماعت سے خارج قرار دے چکے ہیں۔ لیکن ابھی بہت سے افراد جماعتوں میں ایسے ہیں جن کے ذمہ اس سے زیادہ عرصہ کے لازمی چندہ جات کی رقوم بقایا ہیں اور باوجود نظارت ہذا کی طرف سے یاد دہانیوں کے وہ عملی اصلاح اور ادائیگی بقایا کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ ان حالات میں نظارت ہذا مجبور ہو گی کہ ایسے افراد کو آخری نوٹس دیتے ہوئے ان کا معاملہ تعزیری کارروائی کے لئے پیش کر دے۔

عہدہ داران کا فرض ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر بقایا دار کے پاس پہنچیں اور انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد اور اس کے دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے وعدہ بیعت کو یاد دلاتے ہوئے بالمقطعہ یا بالاقساط ادائیگی بقایا کا معین وعدہ حاصل کر کے نظارت ہذا کو اطلاع دیں اور جو احباب باوجود ان کی کوشش کے اصلاح کی طرف مائل نہ ہوں ان کی رپورٹ مجلس عاملہ کی سفارش کے ساتھ مزید کارروائی کے لئے مرکز میں بھجوائیں۔

مجھے امید ہے کہ احباب جماعت اور عہدہ داران مال نظارت ہذا کے ساتھ پورا تعاون کرتے ہوئے فرض شناسی کا ثبوت دیں گے اور کوشش کریں گے کہ ان کے ذمہ کا بقایا جلد از جلد سو فیصدی ادا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ تمام دوستوں کو ان کی ذمہ داری سمجھنے اور عملی طور پر مالی قربانی کا بہترین نمونہ پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

ناظر بیت المال قادیان

مدرسہ احمدیہ میں طلباء کی ضرورت

تقسیم ملک کے بعد ہندوستان میں احمدی علماء کی شدت سے کمی محسوس کی جا رہی ہے چنانچہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق قادیان میں خالص دینی تعلیم کے لئے مدرسہ احمدیہ کا قیام عمل میں آ چکا ہے۔ اور چند ایک طلباء زیر تعلیم ہیں۔ مگر ہر سال نئے طالب علموں کی ضرورت ہے جو اوپر کی کلاسوں میں ترقی پانے والوں کی جگہ لے سکیں۔ ایسے طلباء کو مولوی فاضل تک تعلیم دی جائے گی۔ اور یہی نونہال اگر خدا نے چاہا تو آئندہ احمدیت کے داعی مبلغ ثابت ہوں گے۔ پس خدمت دین کا جذبہ رکھنے والے والدین کو اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر آپ کا اپنا بچہ اس قابل ہے تو اسے فوری طور پر قادیان بھجوا دیں اور اپنے بچے کے مستقبل کو دینی ماحول میں درخشاں بنائیں۔ اور اگر آپ کے زیر اثر کسی دوست کا بچہ ہے تو اسے بھی مناسب طریق پر تحریک کریں۔ چونکہ یہ اعلان حضور کے منشاء مبارک کے ماتحت کیا جا رہا ہے اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب جماعت حضور کے منشاء کے مطابق اپنے بچوں کو دینی تعلیم کے حصول کے لئے جلد مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔ اندازہ اخراجات مبلغ ۲۰/ روپے ماہوار ہے تعلیمی قابلیت کم از کم مڈل پاس ہونی ضروری ہے۔ کیونکہ مدرسہ احمدیہ کی کلاس میں مڈل پاس طلباء کو داخل کیا جاتا ہے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

درخواست دعا۔ عاجز قریباً ۳ ماہ سے بیمار ہے لہذا بزرگان سلسلہ درویشان قادیان کی خدمت میں التماس ہے کہ خاکسار کے واسطے بارگاہ ایزدی میں دعا فرماویں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے بندہ کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔ خاکسار مرزا احمد شریف بیگ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ پتوکی

چندہ تبلیغ اسلام

حال ہی میں ایک کتابچہ "تبلیغ اسلام دنیا کے کناروں تک" شائع کیا گیا ہے جس میں جماعت احمدیہ کی طرف سے خدمت اسلام کے کاموں کا مختصر طور پر ذکر کرتے ہوئے غیر احمدی شرفاء سے یہ اپیل کی گئی ہے کہ جو احباب تبلیغ اسلام کے کاموں میں حصہ لینا چاہیں ان کی طرف سے اس مد میں مالی امداد شکریہ کے ساتھ قبول کی جائے گی اس کتابچہ کی کاپیاں جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے سیکرٹریان مال اور مبلغین صاحبان کو بھجواتے ہوئے توجہ دلائی گئی تھی کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں جماعت احمدیہ کے تعمیری کاموں سے دلچسپی رکھنے والے غیر احمدی احباب کو تحریک کر کے زیادہ سے زیادہ چندہ وصول کر کے مرکز میں بھجوائیں۔

اس سلسلہ میں چندہ بھجوانے والے احباب کے نام مع رقوم شکریہ کے ساتھ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بابرکت تحریک میں حصہ لینے والے احباب کے مال۔ ایمان اور اخلاص میں برکت ڈالے اور انہیں آئندہ بھی خدمت اسلام کے کاموں میں حصہ لینے کی توفیق بخشے۔ آمین

نام معطی احباب	رقم
مکرم حبیب احمد خاں صاحب سٹ اچھابنور	۲۲-۸-۰
مختلف احباب معرفت مکرم سید محمد سلیمان صاحب پراونشل امیر جماعتہائے بہار	۱۰-۰-۰
مختلف احباب معرفت مکرم محمد اسحٰق صاحب نامپلی حیدر آباد	۱۱۲-۰-۰
مکرم اے محی الدین صاحب کویا کالی کٹ معرفت مولوی عبد اللہ صاحب مالابار	۵۰۰-۰-۰
مکرم بی۔ اے مقبول احمد صاحب سلک مرچنٹ و کمشن ایجنٹ سڈلہ گھٹا۔ ضلع کولار۔ ریاست میسور معرفت مکرم محمد عبد الجلیل صاحب فیضی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ معرفت زیڈ۔ اے مظہر احمد صاحب سڈلہ گھٹا	۵۰-۰-۰
مکرم بی۔ ایم مسعود احمد صاحب سلک مرچنٹ و کمشن ایجنٹ سڈلہ گھٹا ضلع کولار۔ ریاست میسور۔ معرفت مکرم عبد الجلیل صاحب فیضی ریٹائرڈ سپرنٹنڈنٹ معرفت زیڈ۔ اے مظہر احمد صاحب سڈلہ گھٹا	۵-۰-۰
مکرم محمد سلیم صاحب بکرم محمد ظہیر الدین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ علی پور کھیڑہ	۱-۰-۰

ناظر بیت المال قادیان

نہایت ضروری اعلان

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد گرامی اور صدر انجمن احمدیہ قادیان کے فیصلہ کے مطابق چندہ مولوی تیار کرنے کی سکیم نظارت ہذا میں زیر غور ہے اس کلاس میں داخلہ لینے والے مستحق طلباء کو انجمن کی طرف سے کتب وغیرہ کی تعلیمی سہولیات کے علاوہ مبلغ ۲۰/ اور ۲۵/ روپے کے درمیان ماہوار وظیفہ بھی ملے گا۔ ایسے احباب کو بعد تکمیل تعلیم کم از کم دو سال تک صدر انجمن احمدیہ قادیان کی ہدایات کے ماتحت انجمن کے مقرر کردہ مشاہرہ پر ہندوستان کے کم از کم مڈل پاس طلباء خدمت دین کے لئے آگے بڑھیں اور مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ اپنی درخواستیں اپنے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحبان کی سفارش کے ساتھ معہ نقول سرٹیفکیٹ جلد از جلد نظارت ہذا میں بھجوا دیں تاکہ جلد انتخاب کر کے کلاس جاری کی جا سکے

کوائف:۔ نام۔ ولدیت۔ سکونت معہ پورا پتہ۔ عمر۔ صحت۔ مڈل یا میٹرک امتحان کس سال پاس کیا و مصدقہ نقل سند ہمراہ ارسال فرمائیں۔ والد یا سرپرست کا ذریعہ معاش اور اندازہ ماہوار آمد۔ تصدیق امیر یا پریذیڈنٹ۔

نوٹ:۔ درخواست کنندہ کے لئے اردو زبان کا لکھنا پڑھنا جاننا ضروری ہے قرآن مجید بآسانی پڑھ سکتا ہو۔ سلسلہ کے لٹریچر سے کافی واقفیت رکھتا ہو۔ عمر تیرہ سال سے کم اور بیس سال سے زائد نہ ہو۔ شادی شدہ نہ ہو۔ درخواست میں ان امور کی وضاحت کی جائے۔

(ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

خـــــــــــــبریں

لندن ۱۰ رجون ۔ یہاں کے سیاسی حلقوں نے خیال ظاہر کیا ہے کہ آئندہ سال سے ایٹمی تجربات بند کردیئے جائیں گے ۔ روس اور امریکہ اس سوال پر اب ایک دوسرے کے زیادہ قریب آگئے ہیں ۔ اب دونوں ہی ان دھماکوں کے خطرات کو تسلیم کرنے لگے ہیں ۔ بتایا گیا ہے کہ امریکہ روس کے ساتھ باہمی تحفظ کے معاہدہ کے متعلق بات چیت کرنے کے لیے بھی تیار ہے ۔

نئی دہلی ۱۰ رجون ۔ یہاں کے باخبر حلقوں میں یورپ اور مغربی ایشیا میں پنڈت جواہر لال نہرو کے چار ہفتہ کے مجوزہ دورہ کو خاص اہمیت کا حامل قرار دیا ہے ۔ موجودہ پروگرام کے مطابق پنڈت جواہر لال نہرو ۱۴ رجون کو نئی دہلی سے روانہ ہوں گے اور اسی رات دمشق پہنچ جائیں گے ۔ یہاں آپ صدر قوا تلی سے بات چیت کریں گے ۔ اگلے روز آپ کوپن ہیگن روانہ ہو جائیں گے آپ ڈنمارک میں ۱۶ ر اور ۱۷ رجون دو دن ٹھہریں گے اور ۱۸ رجون کو ہیلسنکی روانہ ہوں گے فن لینڈ میں دو روز کے قیام کے بعد پنڈت جی ۲۰ رجون کو اوسلو روانہ ہوں گے ۔ جہاں آپ دو روز ٹھہریں گے اس کے بعد آپ ۲۱ رجون کو سویڈن جائیں گے ۔ وہاں ۳ روز ٹھہرنے کے بعد آپ ۲۵ رجون کو لندن پہنچیں گے ۔ جہاں آپ کامن ویلتھ کانفرنس میں شرکت کریں گے ۔ واپسی پر ۱۱ ر اور ۱۲ ر جولائی کو صدر ناصر سے بات چیت کریں گے ۔ پروگرام کے مطابق آپ ۱۵ رجولائی کو واپس دہلی پہنچ جائیں گے معلوم ہوا ہے کہ لندن میں منعقد ہونے والی کامن ویلتھ کانفرنس میں زیادہ تر اقتصادی معاملات پر غور و خوض کیا جائے گا ۔

لدھیانہ ۔ ارجون ۔ لدھیانہ میں انفلوئنزا کے کیسوں کی تعداد ۹۰۰ تک پہنچ گئی ہے ان میں انفلوئنزا کے ۷۰۰ مریض خارج نہیں جو صحت یاب ہو گئے ہیں ۔ ۹ کیسوں میں سے چار کیس بہت تشویش ناک ہیں ۔

لاہور ۶ رجون ۔ لاہور میں انفلوئنزا کے کئی کیس ہوئے اور حکام نے تمام پرائمری ، مڈل اور ہائی سکول بند کر دیئے ہیں ۔ حکومت کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اگر انفلوئنزا مزید پھیلے گا تو سینما گھر بھی بند کر دیئے جائیں گے ۔

جالندھر ۱۰ رجون ۔ جالندھر میں بھی وبائی انفلوئنزا کے کیس ہونے کی اطلاع ملی ہے ۔ چنانچہ گاندھی نیتا آشرم کی ایک عورت کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے

نئی دہلی ۱۱ رجون ۔ بمبئی ۔ کلکتہ ۔ مدراس احمد آباد ۔ ناگپور ۔ حیدر آباد ۔ بارہ بنکی آگرہ اور گیا وغیرہ شہروں میں انفلوئنزا کے مزید کیس ہونے کی اطلاع موصول ہوئی ہیں ۔ کلکتہ میں اس وقت تک انفلوئنزا سے ۴۰ اشخاص فوت ہو چکے ہیں ۔ ان میں سات اشخاص کل فوت ہوئے ۔ مختلف اضلاع سے آمدہ اطلاعات کے مطابق دیہاتی رقبوں میں انفلوئنزا پھیل رہا ہے ۔ بمبئی کے میونسپل حکام کا بیان ہے کہ اب اس وبا کا زور کم ہو گیا ہے ۔ کل صرف دو موتیں ہوئیں ۔ پچھلے چوبیس گھنٹوں میں ۱۴۵ مریضوں کو ہسپتال میں داخل کیا گیا ۔ اس وقت قریباً ۵۰۰ ہسپتالوں میں زیر علاج ہیں ۔ حیدر آباد میں کل انفلوئنزا کے گیارہ مریض ہسپتال میں داخل کئے گئے ۔ وہاں اس سے پہلے بھی ۹۰ کیس رجسٹر کئے جا چکے ہیں ۔ تاہم ابھی تک کوئی کیس ہلاکت ثابت نہیں ہوا ۔ آندھرا گورنمنٹ نے حیدر آباد اور سکندر آباد میں دو ہفتہ کیلئے تمام سینما گھروں کے صبح کے شو اور میٹنی شو بند کئے جانے کا حکم دیا ہے گورنمنٹ نے یہ بھی حکم جاری کیا ہے کہ ان دونوں شہروں میں ۲۴ جون سے پہلے کوئی سکول نہ کھلے بنگلور میں انفلوئنزا کے ۱۲۵۰ کیس رجسٹر ہو چکے ہیں ۔ پچھلے ۲۴ گھنٹوں میں ۱۸۰ نئے کیس ہوئے ہیں ۔

گیا سے آمدہ اطلاع کے مطابق وہاں انفلوئنزا کے ایک ہزار سے زائد کیس ہوئے ہیں ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ یہ بیماری چند یاتریوں کی وجہ سے یہاں پھیلی ۔ بعض ایسے کنبے ہیں جن کے تمام ممبران انفلوئنزا میں مبتلا ہیں ان کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہیں ۔

قاہرہ ۹ رجون ۔ کل صدر ناصر نے مغربی جرمنی کے ایک وفد کے ساتھ ملاقات میں اعلان کیا کہ اسوان بند کی تعمیر بہت جلد شروع کر دی جائے گی ۔ غالباً اگست سے یہ کام شروع کر دیا جائے گا اور اس بند کی تعمیر کے سلسلہ میں کسی غیر ملکی حکومت سے امداد حاصل نہیں کی جائیگی صدر ناصر نے کہا کہ بند کی تعمیر پر نہر سویز سے حاصل ہونیوالی آمدنی کو صرف کیا جائے گا ۔